

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ ۝  
یہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی

# بے مثل نبیؐ

صاحبِ فضیلت کون؟

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح علیہ السلام

بجواب

[www.only1or3.com](http://www.only1or3.com)

[www.onlyoneorthree.com](http://www.onlyoneorthree.com)

(مسیحؑ کی شان از روئے قرآن کریم)

انصاری  
صوفی عبدالغنی اصغر

شائع کردہ: اسلامی مشن سنت نگر لاہور

فَلَا تَكُن مِّنَ السَّاعِثِينَ فَمِنْ لَّدُنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ  
 نبی رسول جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی

# بے مثل نبی صاحبِ فضیلت کون ؟

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح علیہ السلام

بجواب  
 (مسیح کی شان از روئے قرآن کریم)

از صوفی عبدالغنی افغانر

شائع کردہ  
 اسلامی مشن سنت نگر - لاہور

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک شخص خواجہ نامی نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہے جس کا موضوع ہے ”مسیح کی شان از روئے قرآن“

اسے پادری اسلم خاں ۳۔ وارث روڈ لاہور نے مکتبہ جدید پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اس میں انھوں نے مقام مریم، تولد بلا پدر، تکلم فی المصحف، نبی مادر زاد، مسیح رسول کریم، معجزات، نزول مائدہ، مسیح کی غیبی الی، عصمت مسیح، مسیح کے خطابات اور رفع سماوی وغیرہ عنوانات کے تحت قرآن کریم کے حوالے پیش کر کے دور ازکار تاویلات اور ان سے من مانے نتائج اخذ کر کے حضرت مسیح علیہ السلام کو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور آخر میں مسلمانوں کو تلقین کی ہے کہ:

”برادران اسلام! ناحق ایک تعصب ہے جو آپ کے دلوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہی آپ کو احقاق حق سے باز رکھ رہا ہے۔ اپنی آنکھوں سے اس کے پردوں کو چاک کر دو اور



سینوں کو کینوں سے پاک کرو۔ انسانوں کی بنائی ہوئی کتابوں کو کیوں کیڑا بن کر چاٹ رہے ہو۔ قرآن مجید کو پڑھو اور سمجھو اور اس پر غور و خوض کرو کہ وہی تمہاری ہدایت اور رہنمائی کرے گا۔ یہ رسالہ مناظرہ انداز میں نہیں لکھا گیا۔ بلکہ دردِ دل کے ساتھ ایک غیبی اور اندرونی تحریک سے محض قرآن کی شہادت پیش کر دی ہے۔ مسلمان اگر اس پر غور کریں تو آج ہی ان کا بیڑا پار ہے۔“

اے یادری! آپ یہ بات مسلمانوں سے کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ آپ کو علم ہے مسلمان قرآن کریم کو اپنے لئے ہی نہیں پوری نسلِ انسانی کے لئے سرچشمہٴ رشد و ہدایت اور ذریعہٴ فلاح و نجات مانتے ہیں۔ وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ آج جب کہ تمام پہلی الہامی کتابیں تحریف و تضادات کا شکار ہو کر اپنی حقیقتِ ختم کر چکی ہیں۔ صرف قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جو اپنے زمانہٴ نزول سے لے کر اپنی اصل صورت میں موجود ہے۔ اور قیامت تک بغیر کسی رد و بدل کے موجود اور محفوظ رہے گی۔ اس میں کسی حرف تو درکنار کسی نقطے اور شوشے تک کا رد و بدل نہیں ہوا۔ اس کے متعلق خالق کائنات نے کاردیبِ قیہ (اس کے کتاب حق ہونے میں کوئی شک نہیں) فرمایا کہ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں)

کما وعدہ فرما رکھا ہے۔ یہ لاکھوں کرڈروں حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ شرف اسی کتاب کو حاصل ہے کہ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک ہر جگہ اتنی کثرت سے پڑھی، سنی اور سمجھی جاتی ہے جتنی اور کوئی الہامی کتاب نہیں پڑھی اور سمجھی جاتی۔ قرآن کے تو معنی ہی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہیں۔

”شانِ مسیح“ سے متعلق جو حوالے قرآن کریم سے آپ نے پیش کئے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ آپ کو کسی دوسری الہامی کتاب میں جتنے کہ انجیل میں بھی نہیں ملے ہوں گے۔ بلکہ بشمول انجیل تمام موجودہ الہامی کتب کلمائے دہلی کتابوں میں حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوزیشن کو بڑے گھناؤنے انداز میں پیش کیا گیا ہے جبھی آپ کو شانِ مسیح کے اظہار کے لئے قرآن کریم کا سہارا لینا پڑا ہے۔ آپ کو جنابِ مسیح کی ردفنٹ اور حسیں کردار انجیل اور دیگر کتب مقدسہ سے پیش کرنا چاہیئے تھا۔

یہ تو قرآن کریم یا دوسرے لفظوں میں اسلام کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے ان تمام اتہامات سے جنابِ مسیح کا دامن صاف کر دیا ہے۔ جو خود انجیل اور تورات میں ان پر لگائے جاتے رہے ہیں۔ انجیل پوچھنا کی نہ بانی سنبھلے۔

”پھر خیر سے دن فانانی ٹھیل میں ایک شادی ہوئی اور یسوع کی ماں دیاں بھی اور یسوع اور اس کے شاگردوں کی بھی اس شادی میں

دعوت تھی اور جب نے ہو چکی تو یسوع کی ماں نے اس سے کہا کہ ان کے پاس سے نہیں رہی۔

یسوع نے اس سے کہا: اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے؟

(یوحنا ۲: ۱-۴)

انجیل کے مطابق بنی اسرائیل کو آپ نے ان الفاظ میں مخاطب کیا ہے:-

۱۔ اے احمقو اور اندھو (متی ۲۳: ۱۷)

۲۔ اے سانپو اے افمی کے بچو۔ (متی ۲۳: ۳۲)

۳۔ اے ریاکار فقیہو۔ (۵: ۱۳-۱۴-۱۵) ۲۳: ۲۳

(۲۶-۲۷-۲۹)

۴۔ اے برگشتہ فرزندو (یرمیاہ ۳: ۲۲)

۵۔ بدکرداروں کی نسل۔ مکار اولاد (یرمیاہ ۱: ۲۴)

۶۔ عطا کار گروہ۔ بدکرداری سے لدی ہوئی قوم۔

(یرمیاہ ۱: ۲۴)

ہم ایک پیغمبر کی زبان سے ان الفاظ کے ادا ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتے اس کے نقلے میں صاحبِ خلق عظیم رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق بلا حفظ فرمائیے: یجن کے متعلق خدا خود فرماتا ہے۔ "اِنَّكَ لَعَلٰی خُلِقَ عَظِيْمٌ"

۱۔ اے جیب بے شک آپ صاحبِ خلق عظیم ہیں۔

اور پوری نسل انسانی سے فرمایا جاتا ہے:- لَقَدْ كُنَّا مَلَكُ

۷  
 رَحْمَتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَسْوَا حَسَنَةً

تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔  
 کافر اذیتیں دیتے ہیں اور آپ انہیں برا بھلا کہتے اور بددعا دینے کی  
 بجائے خدا کی درگاہ میں عرض کرتے ہیں :-

”اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے۔ یہ نہیں جانتے“

ایک کافر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کڑا کر کٹ  
 ہر روز ذاتی

ہے۔ ایک دن خلاف معمول اس سے یہ بد تمیزی صادر نہیں ہوتی۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وجہ پوچھنے کی وجہ سے اپنا  
 معمول پورا نہ کر سکی تھی (عبادت کو جاتے ہیں اور وہ یہ خلق عظیم دیکھ  
 کر اسلام قبول کر لیتی ہے۔ کیا کوئی اور نبی خلق عظیم میں آپ کے  
 بد مقابل پیش کیا جاسکتا ہے؟

بجائے مسلمانوں کو تلقین کرتے کے آپ کو تو عیسائیوں کو اس

کی طرف توجہ کرنا چاہیے تھا۔ جن کے پاس انجیل مقدس کا ایک

بھی وہ اصل نسخہ موجود نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر خدا

کی طرف سے نازل ہوا تھا۔ اور موجودہ انجیل میں ایسے ایسے

اختلافات اور تضادات پائے جاتے ہیں جن کی موجودگی

میں اصل کا سراغ لگانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ اس

نا قابل تردید حقیقت کے پیش نظر آپ کو اپنے عیسائی بھائیوں

کو یہ تلقین کرنا چاہیے تھی کہ :-



”انجیل تحریفات و تضادات کا شکار ہو کر اپنی اصلیت  
 و اہمیت کھو چکی ہے۔ اب تو محض ایک تفسیر ہے  
 جو آپ کے دلوں میں گھر چکا ہے۔ اور یہی آپ کو احق  
 حق سے باز رکھ رہا ہے۔ اپنی آنکھوں سے اس کے  
 پردوں کو چاک کرو۔ اور سینوں کو کینوں سے پاک کرو  
 انسانوں کی بنائی ہوئی ان کتابوں کو کیوں کیڑا بن کر ہٹا  
 رہے ہو۔ قرآن مجید کو پڑھو اور سمجھو اور اس پر غور  
 کرو۔ کہ وہی تمہاری ہدایت اور رہنمائی کرے گا۔  
 میں نے ایک غیبی اور اندرونی تحریک سے قرآن کی  
 صداقت پیش کر دی ہے۔ اگر آپ اس پر غور کریں  
 تو آج ہی میرا پار ہے؟“

اسے یاد رہی کہ آپ نے قرآن کریم سے حضرت مسیح علیہ السلام  
 سے متعلق بہت سے حوالے پیش کئے ہیں۔ لیکن جو وسیع علیہ السلام  
 کے اس اہم اعلان کو نظر انداز کر دیا۔ جس میں انہوں نے  
 قرآنی الفاظ میں اپنے بعد آنے والے ایک عظیم شان والے  
 نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت اور ان کے  
 اتباع کا حکم دیا تھا۔ سنئے :-

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِنِّي رَسُولُ  
 اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَ



مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ  
 اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا۔ اسے بنی اسرائیل بے شک  
 میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ میں تصدیق  
 کرتا ہوں۔ جو تمہارے پاس خدائی کتاب نورات ہے  
 اور میں خوش خبری دینے والا ہوں اس رسول کی جو میرے  
 بعد آئے گا۔ اس کا نام (مبارک) احمد ہوگا۔

بتائے بشارت یا خوش خبری اپنے سے عظیم اور بڑے  
 کی دی جاتی ہے یا کمتر کی؟ اور پھر اس بعد میں آنے والے  
 عظیم وغیرہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 متعلق خدائی فیصلہ شیخ:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ  
 الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ  
 الْمُشْرِكُونَ

(وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)  
 کو ہدایت یعنی قرآن اور دین حق یعنی اسلام دے کر بھیجا تا کہ  
 اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے) خواہ مشرک  
 کیسے ہی ناخوش ہوں)

اب انجیل کی زبان میں حضرت مسیح کی طرف سے  
نئی آخر الزمان پر ایمان لانے کے ارشادات سنئے

۱۔ ”مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں۔ مگر اب تم ان  
کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق  
آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ بتائے گا۔ اس لئے کہ وہ  
اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔“  
(یوحنا ۱۶ : ۱۲ - ۱۳)

قرآن کریم میں ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ هُوَ  
الَّذِي يُكَلِّمُ (وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا۔ وہی کہتا  
ہے جو وحی ہوتی ہے)

(۲) ”اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے  
اور میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا  
مددگار دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ (ابتدا تک تمہارے  
ساتھ رہے۔“  
(یوحنا ۱۴ : ۱۵ - ۱۶)

(۳) اور یہ ستادی کرتا تھا کہ میرے بعد وہ شخص آنے والا  
ہے۔ جو مجھ سے زور آور ہے۔ میں اس لائق نہیں کہ  
جھمک کر اس کی جونیوں کا تسمہ کھولاں میں نے تو تم کو  
پانی سے بیتسمہ دیا۔ لیکن وہ تم کو روح القدس سے

پنسمہ دے گا۔ (مفسر ۱: ۷-۸)

۱) اس کے بعد میں تم سے بہت باتیں نہیں کروں گا کیونکہ دنیا کا سرواہ آتا ہے۔ اور مجھ میں وہ کچھ نہیں

(یوحنا ۱: ۳۰)

بتائیے حضرت مسیح کے بعد آنے والا تسلی دینے والا۔ اپنی طرف سے سوائے وحی کے کچھ نہ کہنے والا۔ اور اید تک ساتھ رہنے والا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کون ہے؟

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح اپنا مشن مکمل چھوڑ گئے تھے۔ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کیا جس کی تصدیق قرآن حکیم کے ان الفاظ سے ہوتی ہے۔  
 الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا  
 (آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا ہے۔ اور روحانی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔ اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے)

کیا آپ کے ایمان کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ آپ حضرت مسیح ان احکامات کی تعمیل اور قرآن کے ان حوالوں کے ساتھ ساتھ جو آپ نے حضرت مسیح سے متعلق پیش کئے ہیں قرآن کے

ان حوالوں کے پیش نظر جو خود حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان سے نبی آخر الزمان پر ایمان لانے کے متعلق پیش کئے گئے ہیں۔ اس آخری اور کامل دین کو قبول کر کے حضرت مسیح کی فرماں برداری کا حق ادا کریں اسلام دین فطرت ہے اور اس کی صداقت پر ایمان انسان کی سلیم الفطرتی کی علامت ہے۔

تاریخ کی زبان سے سنئے :-

کہ وہ لوگ جو حضرت مسیح علیہ السلام کی پیش گوئیوں کو سمجھا جانتے تھے اور ان سے بعد آنے والے روح حق اور فاضل طبع کے منتظر تھے۔ جب انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے اسلام کی تصدیق کی اور کئی صاحبانِ عباد و منصب نے اسے فوراً قبول کیا۔ ہر قل شاہِ روم نے آپ کی تصدیق کی اور آپ کے قاصد کا احترام کیا۔ مصر کے عیسائی حکمران مقوقس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قیمتی تحائف بھیجے۔ حبش کے عیسائی بادشاہ نجاشی نے اسلام قبول کر لیا۔ بحرین کا عیسائی حکمران ایمان لے آیا۔ بحران اور بنی تغلب کے کئی عیسائی مشرک مسلمان ہو گئے۔ حضرت اور دو مہاجرین کے حاکم حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اور صداقت اسلام کا اسلام قبول کرنے والوں پر یہ اثر ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے جان نثاروں کی ایک



بہت بڑی جماعت تیار ہو گئی۔

اور یہ تو آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے عمر بھر میں صرف بارہ حواری تیار کئے۔ انہوں نے بھی وفات کی۔ ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ایک دیوداد نے چند لوگوں کی خاطر انہیں پکڑوا کر سولی پر چڑھوا دیا۔

اے پادری! آپ نے قرآن کریم سے مسیح کی شان بیان کی ہے۔ ہمارا قرآن کریم پر ایمان ہے اور ہم آپ سے بھی زیادہ حضرت مسیح کا احترام کرتے ہیں۔ لیکن شاید آپ نے نبوت کی ضرورت اہمیت اور تقاضوں کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے پروگرام کی ان الفاظ میں ضمانت فرمائی۔

فَاَمَّا يَا تَبِيتُكُمْ مِّنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

(میری طرف سے تمہاری (نسل انسانی کی) طرف ہدایت آتی رہے گی۔ جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا۔ اسے کوئی خوف و حزن نہیں ہوگا) جب جب دنیا میں گمراہی پھیلی گئی۔ خدا کی طرف سے اس کے پیغمبر خدائی ہدایت نامہ لے کر آتے رہے۔ کچھ لوگوں نے مانا۔ کچھ نے انکار کیا۔ اس نبی کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ گمراہی بڑھتی گئی۔ حتیٰ کہ خدا کی طرف سے ان کی

اصلاح کے لئے دوسرے نبی نیا ہدایت نامہ لے کر تشریف لاتے رہے۔ اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ انسانی تہذیب و تمدن نے رفتہ رفتہ ترقی کی ہے۔ اس لئے پرئے آنے والے کو نئے حالات کے مطابق اصلاحی پروگرام سونپا گیا۔ ایک خاص خدائی مشن کی تکمیل کے لئے نبی دنیا میں تشریف لاتے رہے، ظاہر ہے کہ خدا کے نزدیک ان کا درجہ اور ان کی شان کا پیمانہ خدائی مشن کی کامیابی تکمیل ہی ہو سکتا ہے۔

اب آپ ہی انصاف سے سوچئے کہ حضرت مسیح کو اس مشن کی تکمیل میں کتنی کامیابی ہوئی؟ جیسا کہ وہ خود فرماتے ہیں کہ میرا ناتمام کام بعد میں آنے والا پورا کرے گا۔ بعد میں آنے والے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس مشن کو کتنی کامیابی سے پورا کیا۔ اس صورت میں آپ کا انصاف کسے ذی شان اور کامیاب قرار دیتا ہے؟

ایک اور حیثیت سے غور کیجئے :- تہذیب و تمدن کے ساتھ ساتھ روحانیت کا ارتقاء بھی رفتہ رفتہ عمل میں آتا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ بعد میں آنے والے کے عہد میں روحانیت اور عرفان الہی پسلوں کی نسبت ترقی کر چکے ہوں گے۔ آپ اسے یوں سمجھ لیجئے کہ تعلیم کی تکمیل ہو رہی ہے۔ یہ شعبہ پرائمری۔ مڈل۔ ہائی۔ کالج سے ترقی کرتا ہوا یونیورسٹی تک پہنچ چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ پرائمری سے یونیورسٹی تک کے اساتذہ کے علم، قابلیت اور دانش میں درجہ بدرجہ اضافہ ہوگا

اور طالب علموں کا علم بھی ہر درجے میں پہلے کی نسبت ترقی کرتا چلا جائے گا۔  
 اب اگر آپ یہ فرمائیں کہ بنی آخر الزماں محمد مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم  
 کی یونیورسٹی تک پہنچے ہوئے طالب علم پھر سے حضرت مسیح علیہ السلام  
 کے سکول یا کالج میں درس لینے لگیں۔ تو یہ کہاں تک مناسب ہوگا۔  
 اب تو اس یونیورسٹی کے طالب علم بھی سندِ فضیلت حاصل کر کے  
 علماء و اویاء کی مسند پر نامزد ہو کر تعلیم دے رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ  
 قیامت تک چلتا اور ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اب قیامت تک کسی  
 نئے بنی کی ضرورت نہیں اور نہ کسی نئی کتابِ ہدایت کی۔  
 یاد رہی صاحب !

آپ نے قرآن کریم سے شانِ مسیح سے متعلق حوالے پیش کئے ہیں۔  
 یقیناً آپ نے پورے قرآن کریم کا مطالعہ کیا ہوگا۔ کیا آپ کو وہاں  
 بنی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ نظر نہیں آئی؟  
 کیا دَرَقَمْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا) کسی اور  
 نبی کی شان میں بھی آیا ہے۔ اور کیا آپ کو اس کا زندہ ثبوت نظر نہیں  
 آ رہا۔ دنیا بھر کی مساجد کے میناروں سے ۵۰-۶۰ دفعہ اذان کی آواز  
 بلند ہوتی ہے۔ خدا کے نام کے ساتھ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ  
 کی گونج سنائی دیتی ہے۔ اور زمین کی گردش کی وجہ سے کوئی لمحہ ایسا نہیں  
 گزرتا جب کائنات میں یہ آواز بلند نہ ہوتی ہو۔

ہم تو خیر مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پوچھ رہے ہیں۔ آپ عیسائی



ہونے کی حیثیت سے بتائیے۔ دنیا کے کس حصے میں حضرت مسیح کا نام بھی اسی طرح بلند ہوتا ہے ؟

پھر اسی قرآن کریم میں آپ نے پڑھا ہوگا: اِنَّ اللّٰهَ وَصَلَاتُہٗ  
يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا  
تَسْلِيمًا

(اے شک اللہ اور اس کے فرشتے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اسے ایمان والا تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے بڑی شان اور کیا بیان کی جائے کہ خدا اور اس کے فرشتے ان پر درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ ہر مسلمان آپ پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام بھیجتا رہتا ہے۔ اور جب آپ کا نام مبارک سنا ہے نہایت ادب سے صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہے۔

اور سنئے :-

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ اور سوائے اس کے  
نہیں کہ ہم آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ نبی رحمت  
محترم رحمت۔ کیا کسی الہامی کتاب میں کسی اور نبی کو رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ کا  
خطاب عطا ہوا ہے۔

یہ آیت بھی آپ کی نظر سے گزری ہوگی۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ  
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (اور ہم نے تجھے تمام لوگوں کے



میں خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اب آپ خود ہی بتائیے کہ افضل وہ ہوا جو بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے آیا یا وہ جو ساری دنیا کے انسانوں کے لئے آیا۔ آپ کیوں نہ جانے والوں میں شامل ہوتے ہیں۔

دوسری جگہ آپ کو مسر اچا منبراً کا خطاب دیا گیا۔ یعنی روشن سورج یا روشن چراغ۔ سورج اس لئے کہ آپ تمام نیوٹن اور رسولوں میں خدا کی مشن کی تکمیل کے سلسلے میں سورج کی طرح روشن تھے اور چراغ اس لئے کہ آپ نے دنیا کے تمام لوگوں کو چراغ ہدایت دکھایا جو قیامت تک روشن رہے گا۔

بتائیے کیا کسی اور نبی کو بھی یہ خطاب عطا ہوا ہے؟ یوں تو سارا قرآن کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے ذکر سے بھرا پڑا ہے۔ تاہم جو ہدایت حاصل کرنا چاہے۔ اس کے لئے اتنا ہی بہت ہے۔

اے یادری! آپ نے عصمت مریم سے متعلق قرآنی آیت کا ترجمہ کرنے کے بعد لکھا ہے کہ تمام مذہبی تاریخ میں کوئی دوسری عورت ایسی نہیں جس کی پاک بازی کی قرآن اس طرح قسم کھاتا ہو؟ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ ایک کنواری کے ہاں بغیر باپ کے بچے کا پیدا ہونا جانا ایسا واقعہ تھا جس میں ایک نبی کی ماں بدنام ہوتی تھی اور اس وقت

کے لوگوں کی طرف سے جو اہام لگائے گئے۔ ان سے آپ بے خبر نہیں  
 ان کی بریت کے لئے خدائی شہادت کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ان الفاظ  
 میں بریت پیش کی گئی بلکہ بھڑانہ طور پر نیچے کی زبان سے گواہی دلوائی گئی۔  
 اور حضرت مریم کو اس زمانے کی عورتوں میں سے پسندیدہ اور چنا ہوا  
 قرار دیا گیا۔ اور یہ قرآن کریم کا بہت بڑا احسان تھا۔ ورنہ خود انجیل  
 میں یوسف تیار کو حضرت مریم علیہا السلام کا منگیترا اور ان سے  
 بچہ تکلیف ملنے جلنے والا بنا کر حضرت مریم کو مشکوک بنا دیا ہوا تھا۔  
 ملاحظہ فرمائیے :-

اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب ان کی  
 ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھا  
 ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی  
 گئی۔ پس اس کے شوہر نے جو راست باز تھا (اور اسے  
 بدنام نہیں کرنا چاہتا تھا) اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا  
 ارادہ کیا۔ وہ ان باتوں کو چھوڑ ہی رہا تھا۔ کہ خداوند کے فرشتے  
 نے اسے خواب میں دکھائی دے کر کہا کہ  
 اے یوسف بن داؤد اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں سے  
 آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے وہ  
 روح القدس کی قدرت سے ہے۔

## حضرت مسیح کے والد

”وہ رُوح کی ہدایت سے مکمل میں آیا اور جس وقت ماں باپ اس لڑکے یسوع کو اندر لائے تاکہ اس کے لئے شریعت کے دستور پر عمل کریں تو اُس نے اسے اپنی گود میں لیا۔“

(لوقا ۲: ۲۷-۲۸)

”اور اس کا باپ اور اس کی ماں ان باتوں پر جو اس کے حق میں کہی جاتی تھیں تعجب کرتے تھے۔“

(لوقا ۲: ۳۳)

کیا عیسائی یہ جانتے ہیں کہ مسلمان قرآن کریم میں بیان کی گئی حضرت مریم کی عصمت پر یقین کرنا چھوڑ دیں اور ان خرافات کو قبول کر کے عیسائیت اختیار کر لیں۔ خدا را کچھ خیال کیجئے

کتاب ہدایت قرآن کریم نے عصمت مریم کی شہادت دی ہے اور جن کا اس کتاب پر پختہ ایمان ہے، انہیں سورہ نور کی آیت پر

(جو لوگ پاک و امن عورتوں کو تمہمت لگائیں وہ فاسق ہیں)

اِنَّ عَمَلُ الْفٰسِقِیْنَ غَیْرُ مُبٰرَکٍ اَللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

(جسے شک و شبہ نہ ہو علیہ السلام کی مثال خدا کے نزدیک آدم کی مانند

ہے) یہ ہر مسلمان ایمان رکھتا ہے۔

جس خداتے حضرت آدم علیہ السلام کو ماما باپ کے بغیر پیدا کیا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ پیدا کرنا اس کے لئے کون سا مشکل تھا۔ لیکن آپ یہ تو جانتے ہیں کہ عام حالات میں کسی کے ماں بغیر باپ کے بچے کا پیدا ہو جانا اس کے لئے نہ صرف یہ کہ عزت کا موجب نہیں ہوتا بلکہ اٹا بے عزتی اور بدنامی کا موجب بن جاتا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے۔ آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ خارق عادت پیدائش کا مقصد سکریں خدا کو اپنی قدرت کا ملکہ کا قائل کرنا تھا۔ اور جیسوے ہیں اگر انہیں گویائی عطا نہ کی جاتی تو کوئی بھی اس حقیقت کو تسلیم نہ کرتا۔

ہر بشر کو اللہ ہی کے روح ڈالنے سے زندگی ملتی ہے۔ جیسے انسان کی پیدائش کے سلسلے میں فرمایا  
**نَفَخَ رُوحَی**  
**ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوحِیْہِ**  
 (.....)

اللہ انسان کو مکمل کرتا ہے اور پھر اس میں اپنی روح پھونکتا ہے۔

(سجیدہ ۸ - ۹)

پادری نے حضرت مسیح میں ڈالی جانے والی روح کے متعلق لکھا ہے کہ یہ روح اس میں بمنزلہ باپ کے تھی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام میں ڈالی جانے والی روح بمنزلہ ماں اور باپ دونوں کے تھی۔ اور خدا اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ ماں باپ بیٹے بیٹی کی نسبت سے پاک ہے۔



آخری سطور میں آپ نے کھجور کے خشک درخت کے ہر  
ہونے اور پانی کے چشمہ کے جاری ہونے کو مسیح کی پیدائش سے  
متعلق ایسا معجزہ ظاہر کیا ہے جس کی آپ کے خیال میں کوئی  
مثال نہیں ملتی۔

بھلے آدمی! جس خدا نے اپنی قدرت سے بغیر باپ کے  
حضرت مسیح کو پیدا کیا۔ کیا وہ ان کی پرورش کا انتظام نہ کرتا۔ ایسے  
معجزات ضرورت کے مطابق ہر عہد میں ہوتے رہ گئے ہیں۔

کیا حضرت اسماعیل کے لئے بے آب و گیاہ صحرائے عرب  
میں شیر خوارگی کے عالم میں ان کے شدت پر پیاس سے بے قراری میں  
پاؤں پٹختے سے پانی جاری نہیں ہو گیا تھا؟ اور کیا بنی اسرائیل کے لئے یہاں  
تیبہ میں من و سلویٰ کا انتظام نہیں کر دیا گیا تھا۔ اور کیا حضرت ابراہیم پر  
آگ کو گلزار نہیں کر دیا گیا تھا۔ اور کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے  
پانی میں راستہ نہیں بنا دیا گیا تھا۔ اور کیا آپ نے اسی قرآن میں سے  
شہیدوں کو رتق دیئے جانے کے متعلق نہیں پڑھا؟

اور اسی طرح کے کئی واقعات تاریخ میں محفوظ ہیں۔ اور موجودہ  
زمانے میں بھی ہمیں کئی شہادتیں ایسی ملی ہیں۔ کہ جانوروں تک نے  
کسی شخصے بچے کی حفاظت کی اور اس کے لئے بکریاں دودھ بہم  
پہنچاتی رہیں۔ ہر حال یہ خدا کی قدرت تھی۔ جس نے بن باپ پیدائش  
سے پہلے ہی فرمادیا تھا۔ ”یہ میرے لئے آسان ہے“

یہ بھی خدائی قدرت اور مصلحت خداوندی  
تکرم فی المہد کا تقاضا تھا۔ ورنہ جو اتہام لگ رہے تھے

حضرت مریمؑ یا دوسرے نزدیک کی لوگ گناہی صغالی پیش کرتے  
 لوگوں کی زبانیں بند نہیں کی جاسکتی تھیں۔

نبی پیدا ہونے سے بھی پہلے نبی ہوتا ہے  
نبی مادر زاد مطلب یہ ہے کہ نبوت اکتسابی نہیں

ہوتی۔ بلکہ خداوند کریم نے مخلوق کی ہدایت کے لئے پہلے سے  
 انتظام کر رکھا ہوتا ہے۔ ہر نبی کی پیدائش اس کی تربیت

اور پرورش کا اسی انداز سے انتظام ہوتا ہے۔ نبی فطرتاً معصوم  
 ہوتا ہے۔ آپ سے کوئی کیا کہے۔ جن کی الہامی کتاب سب

نبیوں کو گناہگار گردانتی ہے۔ اور نبیوں پر ایسے اتہام لگاتی  
 ہے۔ کہ جن کے ذکر ہی سے انسانیت شرم سے منہ چھپالے

ان کا بیان نہ کرنا ہی مناسب ہے

اور اس طرف توجہ دلانے سے وہ کہتے ہیں کہ ہماری کتاب  
 مقدس اظہارِ حق میں کسی بڑے چھوٹے کا لحاظ نہیں رکھتی۔

یاد رہی نے معجزات کے ضمن میں حضرت مسیحؑ  
معجزات کے اندھے اور کوڑھیوں کو چنگا کرنے باذن

خدا مردوں کو زندہ کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ایسے نشان  
 کسی اور نبی سے ظاہر نہیں ہوئے اور مردوں کے زندہ کرنے کا ذکر

اس انکار سے کیا ہے۔ گویا اس صفت میں وہ خدائی میں شریک ہو گئے ہوں۔ لکھتے ہیں :-

”ایک بہت بڑی کرامت جو حضور سے ظاہر ہوئی وہ سردوں کا ذہ کیا جانا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ نہ صرف طاقت بشری سے خارج بلکہ محض خاصہ خداوندی ہے۔ کوئی اس صفت میں خدا کا ہمسر و شریک نہیں۔ اول سے آخر تک قرآن شریف کو چھان مارو۔ مجزا اس ایک استثناء کے کوئی نظیر نہ ملے گی جس میں خدا کی اس خاص صفت اجیائے مولیٰ میں کوئی بڑے سے بڑا انسان شریک پایا جاتا ہو۔“

اسے یاد رکھی! آپ کو یہ تو معلوم ہی ہوگا کہ مجزہ ایک نشان ہوتا ہے۔ جو ہر نبی کو دنیا کے سامنے اپنی صداقت کے اظہار کے لئے دیا جاتا ہے۔ اور چونکہ ہر نبی کو اس زمانے کے خاص ماحول اور اپنے زمانے کے انسانوں کے خاص رجحان سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے صداقت حق کے لئے معجزات بھی ہر نبی کو اس زمانے کے ماحول اور رجحانات کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عہد جادوگری کا عہد تھا۔ اس لئے انہیں عصا کے سانپ بن جانے اور لہجہ کے روشن کر دکھانے کے معجزات دیئے گئے۔ آپ نے دیکھا فرعون کے دربار میں جادو گروں نے رسیوں سے سانپ بنا ڈالے تو



حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ بن کر سب کو نگل گیا۔ یہی حال دوسرے نبیوں کا ہے۔ ہر نبی کو کوئی نہ کوئی معجزہ دیا گیا۔ اور یہ ان کی ذاتی صلاحیت یا قوت نہ تھی۔ بلکہ حکم خداوندی اور تائیدِ بزرگی سے ان معجزات کا صدور ہوتا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ حکمت کی معجزاتیوں کا دور تھا۔ اس لئے انہیں یہ معجزات عطا کئے گئے۔ چونکہ ان کا وعدہ خدائی حکم سے صرف دشمنوں اور مخالفوں کے معجزہ طلب کرنے پر ہوتا تھا۔ اس لئے ان معجزات کی محض وقتی ہوئی تھی۔ ہر نبی کے جہان سے چلے جانے کے بعد ان کے معجزات کی قوت بھی ان کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی تھی۔

لیکن نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو علاوہ ان عظیم الشان وقتی معجزات کے جو کفار و مشرکین کے معجزہ طلب کرنے پر ان سے ظاہر ہوئے۔ مثلاً معجزہ شش انقصر یعنی آپ کے ایک اشارے سے حکیم خدا چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ معراج شریف بھی چند لمحوں میں آپ کو میرِ نہایت افلاک کر والی لگئی۔ اور عرشِ معلیٰ تک پہنچا یا گیا۔

حضور کو قرآن شریف کا وہ ابدی معجزہ عطا ہوا جو قیامت تک مردہ ارواح کو زندگی، بیمار قلوب کو شفا اور بھکی ہوئی انسانیت کی اسی طرح رہنمائی کرتا رہے گا۔ جیسے پہلے نبی اپنے



اپنے محدود وقت میں کرتے نہیں ہیں۔ اور آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے غلام بھی وہ کرامات دکھا رہے ہیں۔ جو پہلے نبیوں سے بطور معجزہ وقوع پذیر ہوئیں۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

سہ نہ پوچھ ان فرقہ پوشوں کو بصیرت ہو تو دیکھ ان کو  
 یدِ بیضائے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں  
 اندھوں کو روشنی بخشے کا کام تو اب ماہرینِ امراضِ چشم  
 جس چابکدستی سے انجام دے رہے ہیں۔ وہ آپ کے سامنے  
 کی بات ہے۔ ایک ایک دن میں سینکڑوں ہزاروں مریض شفا یاب  
 ہو رہے ہیں۔ لوگوں کی طرف سے آنکھوں کے عطیے دیئے  
 جاتے ہیں۔ اور نابیناؤں کو بینائی مل رہی ہے۔

## حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت حضرت مسیح علیہ السلام

ہم نہیں چاہتے تھے کہ افضل الانبیاء حضرت سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کو کسی نبی کے مقابلے میں پیش کیا جائے آپ کو خدا کی طرف سے دو عظیم الشان خطاب عطا ہوئے۔ جن سے حضور کی فضیلت تمام انبیاء پر ثابت ہے۔ کیونکہ حضور کے سوا کسی اور نبی کو ان خطابات سے نہیں نوازا گیا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

## دو عظیم الشان خطاب

(۱) رحمتہ للعالمین :- تمام جہانوں اور تمام انسانوں کے لئے رحمت اسی لئے قیامت کے روز صرف آپ کو اللہ تعالیٰ سفارش کرنے اور انسانوں کو بخشوانے کی اجازت عطا فرمائیں گے۔ سب انبیاء و کرام لوگوں کو جواب دیدیں گے۔ پھر آپ اجازت طلب کر کے بخشش کی دعا کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

کیا حضرت مسیحؑ یا کسی اور نبی کو اللہ تعالیٰ نے یہ مرتبہ عطا کیا؟ بائبل سے تلاش کر کے بتلا جائے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ درجہ عطا ہوا کہ دنیا میں بھی آپ مجسم رحمت تھے اور قیامت کے روز آپ اللہ تعالیٰ کے حضور لوگوں کے لئے بخشش کی سفارش کریں گے۔

(۲) سہرا اچھا متیرا اس کے معنی روشن سوچ کے ہیں (القرآن پارہ ۲۷) اس لئے کہ قیامت تک آپ پر نازل شدہ قرآن کریم قائم رہیگا اور اس کا نور دنیا کو تابندہ کرتا رہے گا۔ اور یہ شمع ہدایت کا کام دیگا جس سے وہ لوگ منور ہوں گے جن کے قلوب کو اللہ تبارک و تعالیٰ اس طرف رجوع کر دے گا۔ یہ اعزاز کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوا

یہ خطاب اتنا عظیم ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چمکتے ہوئے  
سورج کا نقب عطا کیا۔ کیا بائبل میں کسی رسول یا نبی کو اعلیٰ  
تین خطاب عطا ہوا؟ یہ خطاب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کو تمام انبیاء میں منفرد اور ممتاز کرتا ہے۔

۴

۴

۴

”مسیح کی شان از روئے قرآن“ کے مصنف نے قرآن سے  
مسیح علیہ السلام کے متعلق کچھ اقتباسات دے کر سادہ لوح اور  
کم علم مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے ہمیں  
ان کے جواب میں قلم اٹھانا پڑا۔

سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر  
غور کیجئے۔ احمد مختاری محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم، اور آسمانوں پر احمد صلی اللہ علیہ وسلم  
محمدؐ کا مادہ حمد ہے جس کے معنی ہیں نیکی میں سبقت،

شان و شوکت میں بلندی، عظیم طبعی، کرم و فیاضی  
محمدؐ سب سے زیادہ تعریف کیا گیا۔ چونکہ آپ کو تمام اوصاف  
حمیدہ کا منظر بننا تھا۔ اس لئے (ابراہیمؑ) سے یہ نام رکھا گیا۔  
اس لحاظ سے آپ یقیناً اسم بامستی ہیں۔ کائنات میں کون ایسی  
ہستی ہے جس کی اتنی تعریف کی جاتی ہو۔ اور زمین کے مشرق سے  
مغرب اور شمال سے جنوب تک ہر جگہ بسنے والے انسانوں کے علاوہ

آسمانوں پر خدا اور اس کے فرشتے آپ پر درود پہنچاتے ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی اور نبی کو یہ نام اور یہ مرتبہ نصیب نہیں ہوا۔ دوسرے انبیاء حضرات کے اسمائے گرامی پر غور کیجئے

آدم (گندمی رنگ کا) یہ نام ان کے جسمانی رنگ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

نوح (آرام و سکون) اسحاق (مسرت)  
 یعقوب (پہچھے آنے والا) موسیٰ (پانی سے نکالا گیا)  
 یسوع (سرخ رنگ) یوحنا (طویل العمر)

یہ تمام خدا کے سچے نبی تھے۔ مسلمان ان کی تصدیق کرتے اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کون ہے جسے اتنا بلند نام اور مقام نصیب ہوا ہو۔

پادری کا مقصد چونکہ افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت مسیح علیہ السلام کی بڑی ظاہر کرنا ہے۔ اس لئے ہم سندر جہ ذیل حقائق ان کے سامنے رکھ کر فیصلہ انہیں پر چھوڑتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا انہیں صداقت کو پالینے کی توفیق عطا کرے۔



## حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

## حضرت مسیح علیہ السلام

۱۔ آپ ایک کامل شریعت لے کر آئے۔ جس میں انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام احکام اور انسانی مسائل کا

کامل حل موجود ہے

۲۔ آپ تمام بنی نوع انسان کے لئے قیامت تک کیلئے رسول بن کر آئے۔

۳۔ آپ کا زمانہ رسالت ۲۳ سال رہا

۴۔ آپ نے خدائی مشن مکمل کر لیا اور آپ پر اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُم دِیْنَکُمْ کے

مطابق دین مکمل کر دیا گیا

۵۔ آپ نے لاکھوں انسانوں

۱۔ حضرت مسیح علیہ السلام شریعت موسوی کے پابند تھے۔

۲۔ آپ صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بیڑوں کے لئے آئے۔ فرماتے ہیں۔ میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔

۳۔ آپ کا زمانہ فقط تین سال رہا۔

۴۔ آپ اپنا مشن آنے والے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ناکمل چھوڑ گئے

۵۔ حضرت مسیح نے عمر بھر میں

حضرت مسیح علیہ السلام  
صرف بارہ حواری تیار کئے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کو راہ حق دکھائی اور دن کا  
خدا سے لونا ہوا تعلق جوڑ دیا  
آخری حج کے موقع پر ایک  
لاکھ چوالیس ہزار صحابہ آپ  
کے ساتھ تھے

۶۔ آپ کے سب سے بڑے  
حواری پیڑھے آپ کے آخری  
وقت دو بار آپ کا انکار  
کیا اور ایک حواری یہوداہ نے  
چند لوگوں کے لالچ میں آپ کو  
دشمنوں کے ہاتھوں گرفتار کر لیا  
ایک نے لعنت بھیج کر پھانسی  
کے انکار کر دیا اور باقی بھاگ  
گئے۔

۷۔ آپ کے تمام صحابی وفادار  
اور جان نثار تھے۔ نہ کسی  
بے وفائی کی اور نہ انکار کیا  
بلکہ سینکڑوں نے آپ کی خاطر  
اپنی جانیں قربان کر دیں

۸۔ انابیل کے مطابق آپ  
تمام عمر رومی شہنشاہ  
کی رعایا رہے۔  
کیا یہ نبی کی فضیلت ہے

۹۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنی حین حیات میں مذکور  
عرب کی ایک وسیع سلطنت  
کے حکمران اور عینی و نبوی

حضرت مسیح علیہ السلام

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کہ وہ ساری عمر ایک  
دنیاوی بادشاہ کا رعایا  
بننا رہے ؟

بادشاہ تسلیم کئے گئے ۔  
اور آپ نے قرآن کے  
خدا کی قانون کو قانون  
حیات کی حیثیت سے  
نافذ کیا ۔

۸۔ سپاہیوں نے آپ کو گرفتار  
کیا ۔ آپ کو کانٹوں کا تاج  
پنایا ۔ منہ پر ٹھوکا ۔  
سر کندھے سے مارا ۔  
گالیاں دیں ۔ برچھیوں  
کے چوکے دیئے ۔ آخر صلیب  
پر کھینچ دیا ۔

(۸) آپ اپنا خدا کی مشن  
ختم کرنے کے بعد اپنی  
خواہش سے  
اللہ تعالیٰ المرتقی الالہی  
کہتے ہوئے واصل باللہ  
ہو گئے

کیا یہ فضیلت کے نشان ہیں  
عمور گروہ ۔

۱۴۹ ایک شخص یوسف نے گورنر  
پہلا طوس کے آپ کی لاش  
حاصل کی اور اسے خفیہ دفن

(۹) آپ کے وصال کے بعد  
آپ کے لاکھوں  
مقلیدت مندوں نے

## حضرت مسیح علیہ السلام

## حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کر دیا

آپ کی نماز جنازہ پڑھی  
اور پوری شان و اہمیت  
سے دفن کیا

(۱۰) آپ کو جب سولی دی  
جانے لگی۔ تو آپ کی  
زبان پر تھا۔

ایلی ایلی لکھا شہقنی  
اے میرے خدا تو نے  
مجھے کیوں چھوڑ دیا؟

۱۱) آپ کی زندگی توکل  
علی اللہ۔ عزم و استقامت  
اور صبر و استقلال کا نمونہ  
تھی۔ غارِ حرا میں جب  
دشمن سر پہ پہنچ گئے  
اور آپ کے یارِ غار

صدیق اکبرؓ کچھ خوف  
زدہ ہوئے۔ تو

آپ نے فرمایا۔  
لَا تَخْزَنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا  
خوف نہ کھا۔ خدا  
ہمارے ساتھ ہے

کیا یہ اس خدا کی شان  
ہے۔ جو کہ ہمسائیوں کے  
قول کے مطابق اقوامِ ظالمہ  
میں سے ایک خدا تھا۔  
کس کے سامنے فریاد کی  
اپنے ہی سامنے یا اللہ تعالیٰ  
کے سامنے۔ ذرا سوچئے۔



# معجزات کے ضمن میں ضروری باتیں

یاد رہی صاحب! معجزات کے سلسلے میں یہ باتیں ذہن میں رکھیں

۱، عام طور پر یہ قائم بالذات چیز نہیں ہوتی بلکہ نبی کو اپنی صداقت کے اظہار کے لئے خدائی نشان کی حیثیت سے دی جاتی ہے۔

۲، اس کے اثرات ایک خاص وقت کے لئے ہوتے ہیں  
۳، معجزات اس ماحول کے مطابق ہوتے ہیں۔ جس میں نبی کو خدائی مشن پورا کرنا ہوتا ہے۔

۴، معجزات کا تعلق سطح زمین پر لوگوں کے گرد و پیش کے حالات تک محدود ہوتا ہے۔

ان حالات کے پیش نظر سوا نہ کیا جائے تو حضرت مسیح کو (یاد رہے کہ ہم حضرت مسیح کو خدا کا پیارا سول مانتے ہیں اور ان کے معجزات پر ہمارا ایمان ہے) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسود و تو نمود ایک مجسمہ معجزہ تھا۔ اور اس کے اثرات وقتی نہیں بلکہ دائمی ہیں۔ اور قیامت تک قائم اور جاری رہیں گے۔ آپ اس سے کیسے انکار کر سکتے ہیں۔

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل عرب کی سرزمین ظلم و جہل اور  
اندھیروں کی دنیا تھی۔ فخر و نخوت، فسق و فجور، زنا، شراب اور  
ظلم و جور کا سرچشمہ تھی۔ انسانوں کی خرید و فروخت بھڑکے بڑوں کی طرح  
ہوتی تھی۔ لڑکیوں کو زندہ زین کا ڈوبیا جاتا تھا۔

ایسے میں آپؐ سر اجا متمیرا بن کر تشریف لائے اور دیکھنے ہی  
دیکھنے دنیا اللہ کے نور سے معمور ہو گئی۔ بگڑے ہوئے عرب مہجرانہ طور  
پر راہِ راست پر آ گئے۔ ان کی کایا پلٹ گئی۔ مجرموں کا خود دربار نبوی  
میں حاضر ہو کر اپنے جرم کا اعتراف کرنا اور اپنے جرم کی سزا یا پناہ پر اصرار  
کرنا۔ شراب کی حرمت کے اعلان پر عادی شراب نوشوں کا ایک دم  
شراب چھوڑ دینا اور گھروں میں موجود شراب کو گلیوں میں الٹیل دینا۔  
غلطی سے زنا کا جرم سرزد ہو جانے پر گناہ سے پال ہونے کے لئے  
از خود اپنے آپ کو اس گناہ کی سخت ترین سزا کے لئے پیش کرنا یا  
ایک مستقل معجزہ نہیں۔

انصاف سے یہیے کیا حضرت مسیح علیہ السلام میں ایسے معجزے کی

مثال ملتی ہے ؟  
مہجزہ شفق القمر اس لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے کہ اس کا  
تعلق زمینی نہیں بلکہ آسمانی ماحول سے تھا۔ کافروں کے  
یہ معجزہ طلب کرنے پر آپؐ کے انگلی کا اشارہ کرنے پر چاند کا دو ٹکڑے  
ہو جانا خاص آپؐ ہی سے مخصوص تھا۔ جس کا ذکر شرفِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے انہماک کے لئے **وَأَنْشَأَ الْقَمَرُ** کے الفاظ میں کیا ہے ؟  
**معجزہ اسری یا معراج شریف** کا واقعہ جس کا ذکر قرآن شریف میں بڑی صراحت سے کیا گیا ہے ۔ بتائیے زندگی میں اور کس کو نصیب ہوا ہے ؟ رات کے مختصر سے وقفے میں آسمانوں کی سیر اسرار غیب کے مشاہدات ۔ سدرۃ المنتہی تک رسائی ، انسانوں کے لئے انسانیت کے معراج تک پہنچنے کے خصوصی ہدایات و فرامین اور پیامِ رحمت کی بشارت اور کس کے حصے میں آئی ہے ؟

**معجزہ قرآن مجید** ساری دنیا میں اول سے آج تک کوئی ایسی نظیر پیدا کیجئے کہ کوئی شخص آدمی محض ہو ۔ اس نے کسی سکول یا کسی بھی آدمی سے تعلیم حاصل نہ کی ہو ، اپنی زبان میں ایسی فصیح و بلیغ جامع علوم ظاہری و باطنی کتاب لائے جیسی کہ قرآن کریم ہے اور اس کتاب کا یہ دعویٰ ہو اور دنیا کا کوئی چودہ سو سال سے اس کی مثل نہ لاسکے ۔ **بَارَهُ اللَّهُ** سورۃ البقرہ ۲

**وَأَنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ ۚ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۚ**



ترجمہ :- اور اگر ہو تم بیچ شک کے اس چیز سے کہ آزاری ہے ہم  
 نے اوپر بند ہے اپنے کے پس بے آؤ ایک سورت مانند اس  
 کی اور پکارو شاید وہ اپنوں کو سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے  
 پس اگر نہ کرو گے تم اب ہرگز نہ کرو گے تم پس ڈرو اس آگ  
 سے جو آئندہ من اس کا آدمی میں اور پھر تیار کی گئی ہے  
 واسطے کافروں کے ۶

ہم دنیا بھر کے یادیوں، عیسائیوں، یہودیوں اور غیر مذہب والوں  
 کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے مذہب میں سچے ہیں تو اس طرح کی  
 کوئی مثال اپنے مذہب سے پیش کریں جو قرآن کریم کے اس  
 دعوے کی طرح بے نظیر ہو ورنہ وہ یاد رکھیں کہ اپنے مذہب  
 میں سچا ہونے کی ان کے پاس کوئی ٹھوس اور یقینی دلیل جس کو  
 بنیاد بنایا جاسکے۔ نہیں ہے۔

اس کے علاوہ گرد و پیش میں تو آپ کے معجزاتِ رحمت کا ظہور  
 اس کثرت سے ہوا ہے کہ ان کا کوئی شمار ہی نہیں۔ بطور نمونہ  
 از خروار سے :-

- ۰ آپ کی بدولت آپ کی دایہِ حلیمہ کے گھر کا بکتوں سے بھر جانا۔
- ۰ ایک بدوی کی سوکھی بولی بکریوں کا دودھ دینے لگ جانا۔
- ۰ مختلف موقوفوں پر برتن میں ہاتھ ڈالنے سے اس میں  
 سے پانی ابل پڑنا۔ اور آپ کے ساتھیوں کا سیر ہو کر پینا۔



۵۔ جنگل میں ایک خشک کوئیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
کلی بھر پانی ڈالنے سے کوئیں کا پانی سے لبالب بھر جانا اور  
سب ساتھیوں کا سیر ہو کر کئی دن تک خود پانی پینا اور  
جانوروں کو پانی پلانا۔

۵۔ پتھروں اور زخموں کا آپ کو سلام کرنا۔  
۵۔ لکڑی کے بے جان ستون کا آپ کی جدائی میں رونا  
۵۔ ایک روٹی سے اسی آدمیوں کا شکم سیر ہو جانا۔  
۵۔ ایک پیالہ دودھ سے کئی آدمیوں کا سیر ہو جانا  
۵۔ جانوروں کا آپ کی خدمت میں شکایت پیش کرنا۔ اور آپ  
کا فیصلہ کرنا۔

اور اسی قسم کے سینکڑوں معجزات ایسے ہیں جنہیں تاریخ  
نے بڑے ادب و احترام سے اپنے سینے میں محفوظ کر رکھا  
ہے۔ اور ان میں سے بعض کا ذکر تیشلی طور پر قرآن کریم میں  
بھی آیا ہے۔ لیکن یہ

گر نہ بیند بروز شپرو چشم  
چشم آفتاب را چہ گناہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

## غیروں کی نظر میں

پادری صاحب ! اپنے تو عقیدت اور وابستگی کی بنا پر اپنے  
بزرگ ، ہادی اور راہنما کی تعریف کیا ہی کرتے ہیں۔ کسی رہنما  
کی ہمہ گیری۔ فضیلت اور عظمت کی سب سے بڑی دلیل  
غیروں کی نظر میں اس کی قدر و قیمت ہوا کرتی ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ  
عقیدت اپنوں نے تو ہر زمانے میں پیش کیا ہے۔ اور  
اسے اگر یک جا کیا جائے تو بڑی سے بڑی لائبریری بھی  
اس کی منتقل نہیں ہو سکتی۔

غیروں کی زبانی سنئے  
صرف چند ہندو اور سکھ کی طرف سے دو دو چار چار  
اشعار پیش ہیں۔ اگر تمام شعراء کے کلام کو اختصار سے  
بھی پیش کیا جاتا تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو جاتی  
سنئے۔

نہایت مختصر انتخاب لشکر یہ ماہنامہ ”شام و سحر“

## ہری چند اختر

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صبح کر دیا  
 کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا  
 زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اس کے نام پر  
 اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا  
 شوکتِ مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم  
 منہدم کس نے الہی قصر کسریٰ کر دیا  
 کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا درتیم  
 اور غلاموں کو زمانے بھر کا سولا کر دیا  
 سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسنِ کائنات  
 اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کر دیا  
 آدمیت کا غرض سب سے بڑا کر دیا  
 اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

www.only1or3.com

www.onlyoneorthree.com

دلورام کوثری

معبود جہاں بھی، خریدار محمد  
 اللہ کا دربار ہے دربار محمد

اللہ غنی روتق بازار محمد  
 سستا ہوں کہ کہتے ہیں دیکھنے والے

عظیم الشان سے شان محمدؐ خدا ہے مرتبہ دان محمدؐ  
 فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں غلامانِ غلامانِ محمدؐ  
 بتاؤں کوثری کیا شغل اپنا  
 میں ہوں ہر دم ثنا خوانِ محمدؐ

کوثری تنہا نہیں ہے مصطفیٰؐ کے ساتھ ہے  
 جو نبیؐ کے ساتھ ہے وہ کبریا کے ساتھ ہے  
 ہے کے دو رام کو حضرت چلے جنت میں جب  
 غل ہوا ہندو بھی محبوبِ خدا کے ساتھ ہے

### امر حید قیس جالندھری

وہ ابرِ رحمت نعیم بھی ہے نعیمِ رحمت شمیم بھی ہے  
 شفیق بھی ہے خلیق بھی ہے، رحیم بھی ہے، کریم بھی ہے  
 وہ حسنِ سیرت کا ہے مرقعِ جمالِ حق ہے جمالِ اس کا  
 حبیبِ ربِ جمیل بھی ہے جمیل بھی ہے حلیم بھی ہے  
 وہ علم و عرفاں کا ہے مدینہ، خزینہ، راز اس کا سینہ  
 وہ پیکرِ نورِ سرمدی ہے وہ حسنِ خلقِ عظیم بھی ہے



## عرشِ میلستانی

رُخِ مصطفیٰ کا جمال اللہ اللہ  
 زبان کا وہ حُسنِ مقال اللہ اللہ  
 نگاہوں میں جادو دلوں پر تسلط  
 جمال اللہ اللہ جلال اللہ اللہ  
 اتر آئے خود عرش و کرسی کے جلوے  
 نبوت کا اُبّو بچ کمال اللہ اللہ

---

طوفانِ زندگی میں سہارا تمہی تو ہو  
 دریائے معرفت کا کنارہ تمہی تو ہو

ہاں ہاں تمہیں تو ہو دلِ عالم کے دلنواز  
 دلدار و دلنشیں و دل آرا تمہی تو ہو

جاتی ہے عرش پر یہ تمہارے ہی فیض سے  
 میری دعائے دل کا سہارا تمہی تو ہو

---

## تالوک چند محرم

مبارک پیشوا جس کی شفقت دوست دشمن پر  
مبارک پیش رو جس کا ہے سینہ پاک کینے سے  
انہیں اوصاف کی خوشبو ابھی اطرافِ عالم میں  
نسیم جاہلِ فرا پھرتی ہے مکے اور مدینے میں

## جگن ناتھ آزاد

سلام اس ذاتِ اقدس پر سلام اس فخرِ دوراں پر  
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیا سے امکاں پر  
سلام اس پر جو حامی بنکے آیا غمِ نصیبوں کا  
رہا جو بے کسوں کا آسرا مشفق غریبوں کا  
مددگار و معاون بے لیسوں کا زیرِ دستوں کا  
ضعیفوں کا سہارا اور محسن حق پرستوں کا  
سلام اس پر کہ جس کے نور سے پُر نور دنیا  
سلام اس پر کہ جس کے نطق سے مسخوڑے دنیا  
سلام اس پر جلالتِ شمعِ عرفاں جس نے سینوں میں  
کیا حق کے لئے بے تاب سجدوں کو جبینوں میں

سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو فرزانہ  
 جسے حکمت کا چیلکا یا جہاں میں جس نے پیمانہ  
 بڑے چیلوں میں جس نے اک اخوت کی بنا ڈالی  
 زمانے سے تیز بندہ و آقا سٹا ڈالی

### سرکش پر شاد شاد

اے زبے رہنمائے مرد و جہاں  
 جن کی خالق نے سعی کی مشکوہ  
 ان کا کہنا ہے وحی کا یوحی !  
 نہ بناوٹ نہ اس میں کوئی قصوہ  
 ان کا ہر تو ہے سب جلال و جمال  
 حرمین ان کے نور سے معمور  
 تو وہ مقبول ہے کہ بعد خدا  
 نام تیرا ہے عرش پر مستور  
 میرا مسکن تیرا بدستہ ہو  
 تیرے قدموں سے ہوں نہ میں بھی دور

سرورِ کون و مکان، شایستہ دنیا و دین  
 احمد مصطفیٰ محبوب رب العالمین  
 میں سالک راہِ صفا، میں ملک ملکِ خدا  
 ان کے لئے سب کچھ ہوا خورشیدِ مریخ میں  
 شمسِ انضوی، بدرِ الدجی، خیر الوری، نور الہدی  
 شانِ خدا، فضلِ اللہ، شایستہ کرسی نشین  
 ختمِ الرسل، ہادیِ گل ہیں باعثِ ہر جزو و کل  
 سلطانِ دین، شمسِ یقین ہیں حجتہ للعالمین  
 مخلوق میں لکھا ہے یہ کثرت میں بے ہمتا میں یہ  
 کیا جانے کوئی کیا ہیں یہ ان کا کوئی ہم نہیں

### کنور مہمند رشک چیدی

نعتِ خواں سرورِ کون و مکان ہوتا ہوں میں  
 دیکھنا روح الامیں سے ہم زباں ہوتا ہوں میں  
 رات دن جس آستان پر میں ملائک سجدہ ریز  
 بارہا اوجِ تخیل سے دلاں ہوتا ہوں میں  
 سرورِ کون و مکان پر بیعتا ہوں صد درود  
 اس طرح شیریں سخن، رطب اللسان ہوتا ہوں میں  
 جب کبھی جاتے ہیں ملکر سوئے طیبہ خوش نصیب  
 کارواں کیساتھ گردِ کارواں ہوتا ہوں میں



کنور بہتر سنگہ بیدی کا ایک سلام اور اس کا ابتدائیہ  
ملاحظہ کیجئے

تصویر بے پناہی میں ہو یکتا      تخیل ہو سراسر عرش پیا  
صدائیں نکلیں سازِ تارِ جاں سے      زمین شعرا تر سے آساں سے  
پھر انہی روح سے کاغذ بناؤں      قلم طوبی کی شاخوں سے سگاؤں  
مددوں قلب کی ضو پاشیوں سے      سجاؤں نوبہ نو نقاشیوں سے

دورِ شوق سے پھر وہاں نہ  
کروں عرض سلام عاشقانہ

اب سلام ملاحظہ فرمائیے۔ اس سے آپ کے دل کا رنگ دور  
ہو سکتا ہے۔

سلام اے معرفت کی کے کے ساتھی

سلام اے جلوہ آوارِ باقی

سلام اے دل کے اندر لیئے والے

سلام اے سب حسینوں سے نزلے

سلام اے درد پیدا کرنے والے

سلام اے سب کو اپنا کرنے والے

سلام اے ہلکے اچھوں اور بھولوں کے

سلام اے غمزدہ جلوہ پاشی

سلام اے نویں اپنے غمزدوں کے

سلام اے حجتِ طیبہ کے پاشی

نبیام سندر یا صر کا شمیری  
 دنیا کو تم نے آکر پُر نور کر دیا ہے  
 اور ظلمتوں کو یک سر کا نور کر دیا ہے  
 پیغام حق سنا کر مسرور کر دیا ہے  
 وعدت کی مے پلا کر مخمور کر دیا ہے  
 فداں کی چوٹیوں پر وہ آفتاب چمکا  
 چشم فلک کو جس نے مسحور کر دیا ہے  
 غارِ حرا سے نکلیں وہ نور کی شعاعیں  
 تاریک وادیوں کو پُر نور کر دیا ہے  
 یثرب کی وادیوں کو بارخ ارم بنایا  
 فداں کو جس نے رشکِ صد طور کر دیا ہے  
 باصرے کیا رقم ہو وہ شان ہے تمہاری  
 جس نے گدا گروں کو فقور کر دیا ہے

### ساغر ہوشیار پوری

دھوم ہے سارے جہاں میں آپ کی گفتار کی  
 اک زمانہ معتقد ہے آپ کے کردار کا  
 دولتِ دنیا کی اس زردار کو خواہش نہیں  
 مل گیا جس کو خزانہ آپ کے دیدار کا

سارا عالم ہے منور آپ کے انوار سے  
 سارا عالم آئینہ ہے آپ کے انوار کا  
 ہے فرشتوں کو تمنا اس کی دہانی کریں  
 کس قدر ادب ہے رتبہ آپ کے دربار کا  
 بھڑے سے کم نہیں یہ بھی ساحر ہے غلام  
 اپنے آقا اپنے مولا احمد مختار کا

سردار گور بخش سنگھ مخمور جالندھری  
 پھیلا اتق پہ نور رسالت تاب کا  
 بیت سے نہ اترنے لگا آفتاب کا  
 دی تونے کفر زار میں توجید کی اذان  
 بدلا ہے تونے رنگ جہان حراب کا  
 تاروں میں روشنی ہے تو پھولوں میں نازگی  
 یہ وقت ہے مخمور رسالت تاب کا  
 انوار عام میں در پاک رسول کے  
 اس جلوہ گہ میں کام نہیں ہے جواب کا  
 ظلمت کہو میں میں سحر نو کی تابلیش  
 یہ فیض ہے ولادت ختمی تاب کا  
 مخمور کیف نور رسالت سے مست ہوں  
 سب جانتے ہیں میں نہیں خوگر شراب کا

## دشمن لال تعلیم

حسرت ہے کہ دم آنکے در شاہِ عرب پر  
مدفن ہو تہ سائے دیوارِ مدینہ  
طیب آپ میں یا محمد دیوں کے  
ہم اس در کو دار الشفا دیکھتے ہیں

## لالہ بی بی رام راتم کشمیری

آپ وہ ہیں کبریا کے دل میں گھر آپ کا  
آپ اس کے پیارے ہیں اور وہ دلبر آپ کا  
رات ہو دن ہو سحر ہو شام ہو یا دوپہر  
منتظر رہتا ہے سائل کے لئے در آپ کا  
جو ہمارے پاس ہے وہ آپ کا ہے یا نبیؐ  
جان شیریں آپ کی، دل آپ کا، سر آپ کا  
نیرِ اعظم بنا ہر فرقہ ریکِ عرب  
اسے محمد دیکھ کر روئے منور آپ کا  
راتم کو چاہے زمانہ چھوڑ دے پرواہ نہیں  
راتم سے لیکن نہ چھوٹے یا نبیؐ در آپ کا



منشی پیار سے لال و دلوق و ہلوی  
 قلم لاؤں پر جبریل بن کر شاخ طوبی سے  
 رقم ہو جب کہیں وصفِ برخِ نور محمدؐ کا  
 نہ پوچھو یہ سرِ عرش ہمیں کس شان سے پہنچے  
 شبِ معراج تھا کچھ اور کروفر محمدؐ کا  
 نشان مخلوق کا ہوتا نہ بنتی یہ کبھی تریا  
 نہ آتا صورتِ انساں میں گر پیکر محمدؐ کا  
 یہ وہ ذاتِ مقدس ہے رسالتِ ختم ہے جن پر  
 ہوا ہے اور نہ ہوگا اب کوئی ہمسر محمدؐ کا

تو ہے محبوبِ خدا چاہنے والا تیرا مرتبہ سارے رسولوں میں بالاتیرا  
 نور سے تیرے منور ہوئے دونوں عالم - نظر آتا ہے ہر اک سمت اجا لاتیرا

برہم ناتھ قاصر  
 یہ تکتہ ہویدا ہے مائینطق سے زبانِ خدا ہے زبانِ محمدؐ  
 کھلی قلابِ قوسین سے حقیقت مکانِ خدا ہے مکانِ محمدؐ  
 محمدؐ سے توحید کا راز پوچھو بیانِ خدا ہے بیانِ محمدؐ  
 رداں تھار دواں رداں ہی بیگا قیامت تلک کاروانِ محمدؐ  
 بہاراں بہاراں لطافتِ لطافت خوشا گلشنِ بے خزانِ محمدؐ

## رشتی پٹیا لوی

اے رسول اللہ! اصل علی آپ نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا  
ہر طرف سے آپ کے نور و ضیا آپ نے دل میں اجالا کر دیا  
مجھ سے بے بس مجھ سے بے مقدر ہے آپ کی توصیف ہو سکتی نہیں

## پتہ دت لیشن تراش حامی

ہو کس سے بیان منزلت و شان محمد  
ہے آپ خداوند ثنا خوان محمد  
عاصی تپش بہت قیامت سے ڈریں کیوں  
کافی ہے انہیں سایہ دامن محمد  
نخسین مجھے توفیق اگر نصیب کی حامی  
بھولوں نہ کبھی عمر بھر احسان محمد

## پتہ دت رام پرتاب اکمل چاندھری

کیا شان ہے جناب رسالت کی نظر میں جھکی ہوئی ہیں مرد آفتاب کی  
قرآن پاک اسکی صداقت پہ گواہ تھی کن بندوں پر رسائی جناب کی  
اکمل کہیں مقام ادب ہاتھ سے نہ جائے  
توصیف لکھ رہے ہیں رسالت کی

## مہر لال ضیاء فتح آبادی

اسلام کی تعلیم ہے فرمان محمدؐ  
گھنٹی گئی کوتاہی چشم دول الناس  
لو حید کا نشہ مٹے عرفان محمدؐ  
بڑھتی ہی گئی شوکت دین سنان محمدؐ  
السان کی تاریخ بعنوان محمدؐ  
لکھی گئی دنیا میں ضیاء نور یقین سے

رسالت در حقیقت جسم کا جاں سے تعلق ہے  
کسی کو کس طرح انکار ہو تیری رسالت سے  
یہ راز زندگی روشن کیا تو نے زمانے پر  
کہ بننا ہے کمال آدمی حق کی عبادت سے

## مثنوی شیش پور بر شاہ دستور لکھنوی

بانی اسلام اے خورشید تابان عرب اے محمدؐ مسطقی جان عرشان عرب  
آپ کے پیغام کی بنیاد تھی الہام پر اک نئی دنیا بساؤ الی خدا کے نام پر  
اسی سے ہے لقب پاک سرور کونینؐ  
یہ عرش و فرش یہ گل کائنات آپ کی ہے  
عرب کو جس نے بنایا جواب صد دروس  
بس ایک ذات ستودہ صفات آپ کی ہے

## ستیہ پال اختر رضوائی

جمہور و مساوات کا پیغمبر ہے  
آئینہ حالات کا پیغمبر ہے  
اسے خطہ بطحا و عرب کے باسی  
تو کشف و کرامات کا پیغمبر ہے  
ہم دیر نشیں بھی میں ترے مدح سرا  
رہبر جو تجھے اہل حرم مانتے ہیں

## شکر لال ساقی سہارنپوری

تھی شبِ معراج میں سارے فلک پر چاندنی  
نورِ محبوبِ خدا سے تھی منور چاندنی  
عرش و کرسی پر کہاں تھا ماہ کا نام و نشان  
روئے احمد چاند تھا تھی اس سے یکسر چاندنی  
کیا کہوں جلوہ تھا کیا صلِ علیٰ صلِ علیٰ  
رہ گئی تھی دیکھ کر میران و ششدر چاندنی

## نردیو سنگھ اشک جالندھری

کیا کہوں کس قدر بالائیں ہے آشیان تیرا  
قراں عرش پر دیکھا ہے اے سرور نشان تیرا  
اسے دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل ہیں دنیا میں  
بنایا جس نے دل میں اسے رسول اللہ مکان تیرا



اگر کوئی تمنا ہے مرے دل میں تو اے آقا  
دمِ آخر جیسے میری ہو سنگِ آستانِ تیرا

### کرشن لال موہن

معرفت کی روشنی کے فیض سے  
ابلی دنیا پر کھلا معراج سے  
کرے میں اس کی عظمت کے سبب  
بے گمان اے کرشن موہن نسبت سے

تھا فرازِ عرش نامِ مصطفیٰ  
جلوہِ حسنِ تمامِ مصطفیٰ  
برہمن بھی اقرارِ مصطفیٰ  
قلبِ گیتی پر دوامِ مصطفیٰ

### گوہرن لال ادیب کھنوی

السلام اے کبیر و نبیادین  
السلام اے خیر آدم السلام  
مقدم تیرا دلیلِ راہِ دوست  
ہے وہ دل آئینہ صدق و صفا

السلام اے رحمۃ اللعالمین  
السلام اے نازشِ روحِ الامین  
تذکرہ تیرا حدیثِ دلنشین  
جس میں ہو تیرا تقویٰ جاگزین

### پرکاش ناتھ پر وزیر

شاہی تیرگی قلب و نظر کی  
ہو اعرافانِ مہست و لبود اس کو  
دل و جاں کیوں نہ ہوں مرہونِ

تجلی پاش ہے جامِ محمدؐ  
سنا جس دل نے پیغامِ محمدؐ  
دل و جاں میں اکر اسمِ محمدؐ

لالہ مرلی دھڑ شاد

حسرت ہے یہ حضورؐ کے قدیوں میں جان دوں  
ارمان ہے کہ دیکھ لوں جلوہ حضورؐ کا  
دل شام و فیض یاب زیارت سے وہ بھی ہو  
ہے جان و دل سے شاد بھی شیدا حضورؐ کا

سردار شیر سنگھ شمیم

جنہیں ہو دیکھنا نور الہی  
وہ دیکھیں جلوہ نور محمدؐ  
شمیم ایسا بشر بھی کوئی ہوگا  
نہ ہو جو شائق کوئے محمدؐ  
مسلم ہوں خواہ غیر مذہب کے آدمی  
سب پر شمیم فرض ہے طاعت کی

پنڈت برجیوین زینا

گلزار وحدت حضرت محمدؐ  
اللہ روح کوئی مکان ہے  
چشم و چراغ دنیا و عقی  
نور رحمت حضرت محمدؐ  
روح نبوت حضرت محمدؐ  
نظر شریعت حضرت محمدؐ

بیچ و نت رائے ساحر ستامی

کرتا تھا ہمیں بادۂ عرفاں تو شاد  
تو نور صداقت کا تھا دنیا میں علمدار  
تو تھا نہ کسی نے کوئی تجھ سے تھا بیزار  
ایمان کا رہبر تھا تو اسے پیکر انوار  
کہتے ہیں مجھے شمع شہستانِ مدینہ

پیشہ دلدار ام رتن

آیا ہے لب پہ نام رسول کریم کا  
وعدت کو ناز کیوں نہ ہو احمد کی ذات پر  
جلوہ تڑپ اٹھا ہے ریاض نعیم کا  
شاید نہ ہو سکا کسی مشہور الگ

چمن لال چمن وہ حسن کا اک دیوتا

وہ جس کے آنے کی خبر  
وہ حکمران بھر و بر  
دل لاک تھا جس کو کہا  
دیتے تھے موتی بیشتر  
سمجھے ہیں جن کو داہر  
خور و ملک جن و بشر

پیر محمود یال عاشق لکھنوی

سچ کہہ کہ ان آنکھوں کوئی اور بھی کیا  
بند کہ سرِ عرش بریں ہے کوئی پہنچا  
پایا ہے کسی اور نے بھی یہ رتبہ  
اللہ سے زینت تری ہے عرشِ معلیٰ  
جب جو سر ہے ترا نقش کفِ پائے محمدؐ

لالہ نارا چند تارا

ہیں جہاں میں گونپا ہر مائل زار ہم  
اس تمنائیں وہ سدا رکھنے میں ا  
دل سے مفتی حسن احمد مختار ہم  
شاید مقصود کا دیکھیں کہیں یہ ہم  
کہ نہیں سکتے ہیں ہرگز نافہ تارا ہم

## جگن ناتھ کمال کرتا رہو

دنیا میں جب وہ ساعت اکرام آگئی  
اپنی جگہ پہ گردشِ ایام آگئی  
دن ڈھلتے ڈھلتے دھوپ لبِ بام آگئی  
تفسیرِ انصافی کیلئے شام آگئی

وائیس تھی شروع کہ خورشید چھپ گیا

چھپتا نہ کیوں کہ مہرِ رسالت کا وقت تھا

اس جھٹٹے میں نہ کہ ستاروں کی کھل گئی  
آئی جو چاندنی تو سیاہی بھی گھل گئی

دنیا تمام اوس کے چھٹیوں سے ڈھل گئی  
کل کا نیت رت جگا کرنے پہل گئی

قدرت نے احترام یہ اس رات کا کیا

سرمہ بنا کے دیدہ و دل میں لگا دیا

جب آبد حضور کے آثار ہو گئے  
نزدیک دور پرچہ اخبار ہو گئے

جن و ملک سلام کو تیار ہو گئے  
حاضر بھی ثوابت و تیار ہو گئے

دستِ خدا نے کسول کے بابِ انقلاب کا

سورج کیا طلوع رسالت ثاب کا

www.only1or3.com

www.onlyoneorthree.com

منشی لچھن رائے سنجا

دل میں گر عشقِ نبی ہو تو ہے انسان انسان  
ورنہ کیا خاک پھر اس خاک کی تصویر میں ہے

جب ہے نامِ نبی نقشِ نگینِ دل پہ  
فرش سے فرشِ تلک جو ہے مری تسخیر میں ہے



راختہ رہا اور موح فتحگوھی (شب معراج کی کیفیت یوں بیان کرتے ہیں)  
 نور ہی نور ہے ناعرش بریں آہی رات راستہ ملتے ہیں جبریل امین آہی رات  
 دیکھ کر عرش مجبوت الکی آمد رک گئی گردش افلاک و زمین آہی رات  
 ایک لمحے میں سفر اور زمین سے ناعرش ایک انسان ہو اُس در نشین آج کی رات  
 ندب و قوم سے محدود نہیں فیض رسول  
 جھک گئی سارے زمانے کی جبین آج کی رات

لالہ دھرم پال گیتا

دفتا یہ دل مثال غنچہ گل کھل اٹھا جب و فوریاش غم میں آگئی یاد رسولؐ  
 کل بھی چھانی ہوئی تھی فیان دل پر سرور اور رگ رگ میں لسی قرآج بھی یاد رسولؐ  
 اس پہلے بزم حسنی کیا تھی اک ظلت کدہ دے گئی بے شمع دل کو روشنی یاد رسولؐ

لالہ خید فلک

انفہ وحدت حق دہر میں گایا تو نے کملی والے عجیب گیت سنایا تو نے  
 باہمی نفرت و کینہ تھا و طہر جن کا انس الفت کا سبق ان کو پڑھایا تو نے  
 کر دیا ایک شہنشاہ و گدا کا رتبہ اونچ اور نیچ کا سب فرق سنایا تو نے

لالہ چندی پشاد شیدا دلہوی

ایر رحمت ربیب بن کر کون تھا جلوہ فگن  
 کھل گیا اک دشت نہارستان میں وحدت کا چین

ہو گئی شانِ مقدس ہر طرف وہ جوشِ زن  
 بن گئے ریگِ روں کے ذرے رشکِ یاسمن  
 پیش کی وہ سامنے ہر اک کے صورتِ نور کی  
 نصرتِ اللہ اکبر سے فضا مہر کی

پتھورل ناقد و ہلوی

دیدہ ترخونِ دل شامل یہ کیوں آنسو میں ہے  
 جب تشفی کے لئے یادِ نبی پہلو میں ہے  
 الفتِ حضرت کا نافذ ایک ادنیٰ ہے یہ وصف  
 یہ کمالِ تحت گوی اور پھر تہ و میں ہے

سوامی ترمل امرتسری

رفاہ نام ہی ترا تھا جبکہ نصیبِ الہی  
 نفیب کیوں ترا خیر الانام ہو جائے

بھگوانداس بھگوان  
 تیراں معراج سے بس عقیقہ کھلا ۔۔ مرکزِ عشق ہیں خاتم الانبیاء  
 لا بنی بعدی، قولِ محبوبِ حق  
 کیا درسِ مساوات دیا نوعِ بشر کو ۔ اترے گا نہ شر کہ جی سانِ محمدؐ  
 معراج کی شب کو تھا ہماں خدا کا ۔ اللہ سے یہ مرتبہ یتیمانِ محمدؐ  
 یہ ذاتِ مقدس تو ہر انسان کی ہے بحق ۔ مسلم ہی نہیں سبتہ دامنِ محمدؐ

# عرش صیائی

یہ قرآن مجید سے ہے ظاہر خدا نے خود سبیر کی ثنا کی  
چلا، ذکر یہ بخل میں کس کا کہ ہر سو گونج ہے صل علی کی

## سادھو رام آرزو سپہا پوری

ہے صبح ازل صورت خندان محمدؐ اور شام ابد زلف پریشان محمدؐ  
اسے آرزو بخشیکا خدا حشر میں مجھ کو ہندوؤں مگروں میں شاخون محمدؐ

## گوری پر شاد بہ دم

کیوں نہ ہو فخر یہ توقیر ہے کیا کم بہ دم بخشدی نعت کی جاگیر نبیؐ نے مجھ کو  
بالو برج گوئی ناتھ بیکل امرت سری

تیرے دم سے ہو گئیں تاریکیاں سب منتشر  
پاگئی راحت تیرے آنے سے چشم منتظر

کیوں نہ ہم بھی اس جہاں کا پیشوا مانیں تجھے  
کیوں نہ راہ حق میں اپنا رہنما مانیں تجھے

## سرداری لال نشتر میرٹھی

گلاب محمدؐ شہ انبیاء تھے لکڑہٹگیر امیر و گد تھے  
گناہوں کے جہنم طوفان پاتھے وہی کشتی دوسرے نافذ تھے

ہدایت کا دنیا میں پیغام لائے وہ شمع تجو لائے اسلام لائے  
بیستریہ قدرت کسی کو کہاں تھی زبان محمدؐ زبان خدا تھی

رام سرور پشید  
تیری الفاظ و معانی سے بالاشہنا  
شان میں تیری کہا تمسکی الفحیٰ بدر الدجی  
بھیجتی خلق خدا ہے تجھ پہ یوں ہر دم سلام  
آپ کے الطاف کے شیدا ہیں ہر عام  
ہے زمانے میں رواں یوں آپ کا سکے مدام

راگھو نند راؤ جذب  
لکھنویوں تنائے رخ نیکوئے محمد  
اس جذبہ لافکار کو رویا پس شب  
ہے روکش خورشید فلک وئے محمد  
یارب نو دکھا دے رخ نیکوئے محمد

گو بند پر شاہ و قضا  
محمد رہنمائے انس و جان ہے  
لقب ہے سید کو نیندی شان  
رسول کبریائے دو جہاں ہے  
جہاں میں زینتِ آدم ہے اس سے  
خدا قرآن میں اس کا شاخواں  
بنائے دین حق حکم ہے اس سے

گنیش لال خستہ دہلوی  
کاشت اسرار و حیات محمد مصطفیٰ  
ہادی برحق کہوں یا تجھ کو نور معرفت  
آن کر تو نے مر کا پار بیڑا کر دیا  
یارہ و شد کا سمجھوں تجھ کو سچا رہنما  
ناز سے اہل عرب ہی کو نہ تیری ذات پر  
حشر تک تجھ پر کرے گا فخر سارا ایشیا



اودھے ناتھ نشتر لکھنوی

بنائے کن فکاں نور خدا کی بات کرتے ہیں

ادب کیساتھ ختم الانبیاء کی بات کرتے ہیں

مٹائیں طلستیں جسے دکھائی راہ حق میں نے

ہم اس نور خدا، اس رہنما کی بات کرتے ہیں

سلام اس ذاتِ عالی پر نور و دامن نور اقدس پر

پڑھو صل علیٰ اہم مصطفیٰ کی بات کرتے ہیں

وہ جس کے نور سے روشن ہیں یہ شام و سحر نشتر

اسی شمس الضحیٰ بدر اللہ جلّی کی بات کرتے ہیں

چاند بھلری لال صہیا جے پوری

آپڑی ہے اس پہ خاکِ آستانِ مصطفیٰ

خدا کا کر لیا ہم نے نظار یا رسول اللہ

ہے جن پر سایہ دامن تمہارا یا رسول اللہ

اب مراد امن نہیں دامنِ حمت کم

تصور باندھ کر دل میں تمہارا یا رسول اللہ

زیریں آگے خوشید محشر میں تو کیوں کیا

ساکے رام ساکات

جنت کی بوسِ خلد کی خوشی نہ بھر اکبار جو قسمت مجھے دکھلا مدینہ

چھپ جائیں وہ دہرا بھی ار کے اندر - برقِ اپنی تجلی کی جود دکھلا مدینہ

سر سے کی طرح آنکھوں میں سالک میں لگاؤں - لاکھ آئے جو خاکِ درمولا مدینہ

نیشی رام پرشاد

رام پرشاد ان کو جنت میں بلا جاؤں  
تشریف یوں بہر ساقی کو تر چلے

کشموری پرشاد کشموری  
قیامت کا منظر ہے میدان محشر  
نگو سار بندہ تمام آ رہے ہیں  
شفاعت کو محشر میں اور سب کی  
پیغمبر علیہ السلام آ رہے ہیں

مدن لال ساحر  
ہیاں کیا سو محمد مصطفیٰ کا  
ہیاں دم بندے عقل و رسا کا  
نظر جب آئے گیوے مشکیں  
کھنچا آنکھوں میں نقش و الفی کا  
ہوئی ہے شان میں وائیل نازل  
یہ ہے وصف آپ کی زلف و دونا کا  
دینے کی زمیں سو اور ساحر  
دیر والا یہ ہو مسکن گدا کا

پنڈت لچھمن داس شائق امرت سری  
برحق کہا خدا ہے رسول کریم نے  
اندر سے جناب کی ایمان فزریاں  
شائق بنا لیا ہے رسول کریم نے  
پروفیسر آنند موہن گلزار دہلوی

پر تو حسن ذات آئے تھے  
پیکر التفات آئے تھے  
کذب اور کفر کے مٹانے کو  
سرور کائنات آئے تھے

چرخِ جیوال قالی

میں ہوں اسے قالی گدے مصطفیٰ اور اظہارِ عقیدت کیا کروں

جگن ناتھ پر شاد آئند

درجِ خسرِ مصطفیٰ ہے ایک بحرِ سیکر

اس کے ساحل تک کوئی شیریں باں پہنچا نہیں

لالہ بہاری لال شانت

میں بھی یوں تیرے درکھکاری رہتا ہوں - جو چشمِ کرم مجھ پہ بھی سلطانِ مدینہ

پر ویسی جی برہمچاری

پریم کی بنی بجائی سیدِ ابرا نے پاپ کی کایا سالی سیدِ ابرا نے

پاپ میں ڈوبے تھے جو ان کو ڈوبو یا پریم میں

خوب ہی بگڑی بنائی سیدِ ابرا نے

شرمتی لوادنی

کافور ہو گئی ہے میر دل کی ترگی شکر خدا کہ خواب بیدار ہو گئی

اخلاق احمدی نے ہے حیراں کیا مجھے

لی۔ ڈی کنیز احمد مختار ہو گئی

رام پیاری لکھنوی

اے محمد تم نے ذلت سے بچایا نہیں پریم کا اور پتہ کار تہ تبایا ہے میں

اے محمد ہو ترا پیغام دتیا میں بلند

چاند سورج کی طرح چمکے زمانے میں دو چند

## دعوتِ حق

اُڑ گئے تو پاؤں گئے یاں نورِ حق جلوہ نما  
دل کو تسکین روح کو ملتی ہے یاں کرضیا  
ہو گیا انسان اس کے فیض سے حق آشنا  
اس نے آکر آدمی کا بول بالا کر دیا  
یہ خدا ہے پاک کا آساں پہ خاصِ العام ہے  
ہے ہی دین محمدؐ ہاں یہی اسلام ہے

سینکڑوں نہیں ہزاروں غیر مسلم شعراء نے حضرت محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نظمیں اور والشعور نے مقالے لکھ کر ثابت  
کیا ہے کہ اب صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی بنی نوع انسان کے ہادی اور  
نجات دہندہ ہیں۔ ہر وہ شخص جسے خدا نے دیکھنے والی آنکھیں  
عقل سلیم اور سوچنے سمجھنے والا دماغ دیا ہے اسے اس حقیقت کو تسلیم  
کئے بغیر چارہ نہیں۔

اسے پادری! جیسا کہ آپ کو علم ہے تعصب کو چھوڑنے  
ہی سے قلب و ذہن پر حق آشکارا ہوا کرتا ہے۔ پس آپ  
تعصب کو چھوڑ دیں اور اسلام قبول کر لیں۔ وَمَا عَلَيْنَا الْإِبْلَاحَ



# حقیقت حال

## عیسائیوں کی خاص توجہ کے لئے

ہمیں یہ افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ عیسائی اسلام پر بار بار بے کار اور بے بنیاد اعتراضات کرتے رہتے ہیں جب مسلمانوں کی جانب سے ان کا منہ توڑ جواب مدلل دیا جاتا ہے۔ پھر خاموش ہو جاتے ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اس کا پھر تکرار شروع کر دیتے ہیں۔ وہ اہل اسلام کے جذبات کو بھڑکانے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل ملک کے امن و امان پر بھی اثر ڈال سکتا ہے۔ کیونکہ جو ملک اسلام کے نام پر بنا ہو تو اس ملک کے کچھ باشندے اسی مذہب کو دہر دہلن و تشبیہ بنانے سے دریغ نہ کریں تو یقیناً عوام الناس مشتعل ہو سکتے ہیں۔

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ۱۹۷۹ء میں عیسائیوں نے قرآن کریم پر مبنی چودہ سوالات مسلمانوں پر کئے جن سے انہوں نے حضرت مسیح کی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر برتری ثابت کرنے کی بے سود اور مجرمانہ کوشش کی۔ اس سوالنامہ کا نام ”حقائق قرآن“ رکھا۔ اسے چھ بار چھاپا گیا۔ اسلامی مشن کو اس امر کا فخر حاصل ہے کہ اس نے عیسائی رسالہ ”حقائق قرآن“ کا جواب بذریعہ ”آئینہ حقائق قرآن“ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی خاموش ہو گئے۔

بعض پادریوں کی طبیعت میں اسلام سے دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ حضرت مسیح کے نام پر ان ٹپھ اور نیم خواندہ پیروں کو بہکانا اور مسلمانوں کو گمراہ کرنا انہوں نے اپنا دستور العمل بنایا ہوا ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں پیرایہ میں انہی سوالات کو ایک رسالہ جس کا نام "مسیح کی شان از روئے قرآن" رکھا گیا ہے۔ شائع کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر کسی کو شوق ہو تو اس کا مفصل جواب ہماری کتاب "آئینہ حقانی قرآن" کا مطالعہ کرے۔ رسالہ ہذا میں بھی اس کا جواب شافی اور کافی دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کا نام "بے مثل نبی" رکھا ہے۔ اس کا غور سے مطالعہ کیجئے۔ پھر نتیجہ نکالئے۔

ہم صرف یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جو آیات قرآن کریم عیسائی پیش کرتے ہیں۔ ان کے سیاق و سباق کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ان کی بددیانتی اور نسبت باطنی کا اظہار ہے۔ ان آیات کے ساتھ ذیل کی آیات مقدسہ کا مطالعہ انہیں کرنا چاہیئے تاکہ حقیقت حال واضح ہو جائے۔ پھر پتہ چلے گا کہ فضیلت کس کو حاصل ہے ؟

پادری نے زیادہ تر حوالہ جات سورۃ المائدہ سے لئے ہیں۔ اس لئے پہلے اسی مقدس سورت سے حذف کردہ حصص پیش کئے جاتے ہیں۔ (۱) سوائے پیغمبر ہونے کے مریم کا بیٹا اور کچھ نہ تھا۔ اس سے پہلے کئی پیغمبر گزرے اور اس کی والدہ خدا کی سچی پرستار تھیں اور دونوں

ماں بیٹا کھانا کھاتے تھے۔ اب دیکھو کس طرح کھول کھول کر ان غلط کاروں کے لئے خدا کے احکامات پیش کئے جاتے تھے۔ لیکن وہ ہیں کہ بھٹکتے ہی جاتے ہیں۔“ (القرآن المائدہ)

اسے پادری! ابھی وقت ہے کہ آپ اس جرمِ عظیم سے توبہ کریں۔ جو آپ کو حضرت عیسیٰ کو خدا ماننے پر اکسارہا ہے۔ جو چیز مادی ہے۔ وہ کسی رنگ میں بھی خالق نہیں ہو سکتی۔ جو کھائے پئے اور پھر بقول انا جیل سولی پر چڑھایا جائے وہاں وہ مر جائے اور پھر دفن دیا جائے۔ تین دن قبر میں رہے۔ وہ خدا کس طرح ہو سکتا ہے۔ غور کرو۔ اس سورت میں آیا ہے۔ ”اعلان فرمادیکجئے (ان کفار عیسائیوں کے سامنے) کہ تم عبادت کرتے ہو۔ ایک اللہ کے سوا دوسروں کی جو تمہارے نفع و نقصان پر قدرت نہیں رکھتے۔ اور وہی خدا سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایذا میں اٹھانا پڑیں۔ کیا وہ خدا کے شایانِ شان ہو سکتی ہیں۔ بقول بائبل کے شارحین کے ”جو آدمی سولی پر چڑھایا جائے وہ مردود ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کا تصور جو آپ نے انجیل کے ذریعہ پیش کیا۔ اسے پڑھ کر کوئی سلیم الطبع شخص ایسے بے چارے متظلم کو خدا نہیں مان سکتا جو خود کو نہ بچا سکے۔ وہ کسی کو کیا بچائے گا؟ پادری قرآن کریم کا صرف وہ حصہ پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں جو حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ محترمہ مریم کی صفائی کے لئے قرآن نے



نے پیش کیا۔ اگر آپ اس صفائی والے حصے کو ماتے ہیں تو باقی حصہ پر بھی  
ان لے آئیے۔ اگر آپ ایسا کریں۔ تو اہل پاکستان امن اور چین کا  
انس لیں۔

حضرت مریمؑ کا ذکر قرآن کریم میں اس لئے نہیں آیا کہ ان کی فضیلت  
بیان کی جائے۔ بلکہ اس لئے آیا ہے کہ یہودی جو ان پر بیکاری کا الزام لگاتے  
تھے۔ اس کی تردید کی جائے۔ انہیں صدیقہ کہا گیا تاکہ ان کے معاندین  
کو علم ہو جائے کہ جو کچھ وہ کہتی تھیں۔ بالکل سچ ہے اور اس زمانہ کی عورتوں  
میں سے انہیں برتر کہا گیا تاکہ ان کی عزت ہو اور کوئی مخالف ان کی رسوائی  
نہ کرے۔

اسی سورۃ المائدہ کے سولہویں رکوع میں قیامت کا نقشہ پیش کیا گیا  
ہے۔ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ سے مخاطب ہو کر فرمائے گا۔  
”اے عیسیٰ بیٹے مریم کے۔ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا  
کہ مجھ (عیسیٰ) اور مری والدہ (مریم) کو خدا کے سوا کارساز اور  
حاجت روا مانو؟“

اس پر حضرت عیسیٰؑ پکار اٹھیں گے۔ ”اے ذات پاک یہ مجھ  
سے کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ میں ایسی بات کہوں۔ جس کا مجھے  
حق نہیں پہنچتا۔ اور اگر میں نے کوئی ایسی حقیقت سے دور بات  
کہی ہوئی۔ تو یقیناً تجھے (خدا کو) اس کا علم ہوتا ہے  
میں نے ان سے کچھ نہیں کہا۔ سوائے اس کے جو مجھے حکم ملا



اور وہ یہی تھا کہ خدائے واحد کی پرستش کرو۔ جو میرا اور تمام انسانوں کا پالنے والا ہے۔ اور اس پر تو گواہ ہے۔ جب تک میں ان میں رہا۔ میں نے ہی پیغام بھیجا یا۔ اور جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو پھر تو ہی ان کا نگہبان رہا۔ اور تو ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔“ (د)۔ (انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور مشائخ کو رب بنا رکھا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی۔ حالانکہ ان کو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ فقط ایک معبود برحق (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کریں۔ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔“

## قرآن کریم میں سختی تثلیث کی ممانعت

اے اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ مت کرو۔ اور اللہ کے متعلق سوائے حق کے کچھ نہ کہو۔ تحقیق مریم کا بیٹا (عیسیٰ ابن مریم مسیح) اللہ کا محض ایک رسول تھا۔ اور اس کا کلمہ (حکم تھا) جو مریم کی طرف ڈالا گیا۔ (بھیجا گیا) اور اس (اللہ) کی طرف سے روح تھا۔ پس اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسولوں پر اور تمہیں (خدا) مت کہو۔ اس (تین کہنے سے) باز آ جاؤ۔ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اللہ ہی فقط ایک خدا ہے اس کی شان یہ ہے کہ اس کے کوئی بیٹا ہو۔ جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔ اس کے اللہ ہی کا۔ سزا اور کافی ہے (سورہ النساء آیت ۱۶۱-۱۶۲)

## خلاصہ کلام

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے  
کہ فضیلت کا مطلب یہ ہے کہ ہر  
نبی کو کسی نہ کسی عظیم نشان سے مشرف

کیا گیا۔ جو کہ اس زمانے کے حالات کے مطابق ہوتا تھا۔ حضرت ابراہیم  
علیہ السلام کے لئے آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور گلزار بنا دیا۔ حضرت موسیٰ  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ان کا عصا نے مبارک اشدھاب بن جاتا  
تھا۔ اور آپ کا دست مبارک چراغ کی طرح روشن ہو جاتا تھا۔  
حضرت یوسف علیہ السلام کو تعبیر خواب کا علم عنایت ہوا۔  
ان کو قید میں ڈلوا یا۔ پھر رہا کر کے حکومت میں شریک کر دیا۔  
حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھ کر زندہ  
سلامت باہر نکلوا دیا گیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت اقدس ہوا میں اڑتا تھا۔  
حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دم سے بیمار چنگے ہو جاتے تھے  
اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب رسولوں سے  
زیادہ رفیع الشان نشان عطا کئے۔

دلی چوتکہ آپ کے دور میں عرب میں فصاحت و بلاغت کا  
بڑا زور تھا۔ بعض عرب شعرا کعبۃ اللہ پر اپنا قصیدہ لکھ کر  
لٹکا دیتے تھے اور اعلان کر دیتے تھے۔ کہ کوئی شاعر یا ادیب  
ہے جو ایسا قصیدہ لکھ کر پیش کرے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے

ان کے ایسے دعووں کے بطلان کے لئے اور تمام دنیا کو حیران کر دینے کے لئے اپنے اسی نبی کو زندہ یا دید مجزہ دیا جو کہ چودہ سو سال سے من و من اسی طرح قائم و دائم ہے۔ ایک لفظ کا فرق اس میں نہیں آیا۔ اور نہ آئے گا۔ اس کے ساتھ قرآن کریم کے شروع میں اعلان کیا گیا۔  
کہ یہ خاص کتاب ہے۔ جس کی کوئی نظیر نہیں۔ اور اس حقیقت میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

کسی اور مذہب کی کتاب نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو پیش کیجئے پھر قرآن میں چند بار ملکا را گیا کہ اگرچہ۔ اور ہمت ہے تو اس قرآن ایسی چند آیات یا سورتیں بنا کر لے آؤ آج تک یہ دعویٰ قائم ہے۔ مگر اب تک کسی کو جرات نہیں ہوئی کہ اس کو قبول کرے۔

اس کے برخلاف ہر دوسری مذہبی کتاب تخریف کی شکار ہو چکی ہے۔ اور میسائیوں نے توحید کو ہی کہ جب چاہا انہیں کی عبارت کو تبدیل کر دیا تھے کہ اصل انجیل جو ارمیائی زبان میں تھی ناپید ہو گئی۔ قرآن مجید ایسا معجزہ اور کسی نبی کو عطا نہیں ہوا۔ اس وقت سے آج تک دنیا کے فصحا اور بلغاء اس کی نظیر نے سے عاجز آگئے اور کہہ آئے

مَا هَذَا كَلَامُ الْبَشَرِ

(ب) آپ کو چشم زدن میں تمام آسمانوں۔ عرشِ معلیٰ بہشت و دوزخ



کی سیر کرانی گئی۔ یہ معراج شرافت کا واقعہ ہے۔

(۳) حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام قوموں اور تمام ملکوں کے لئے عالم گیر نبی بنایا گیا۔ باقی تمام انبیاء کو خاص خاص جہانتوں اور خاص اقوام کے لئے مبعوث کیا گیا۔ یہ شان کسی اور نبی کو شایب نہ ہوئی۔

(۴) آپ کو درخت اور پتھر سلام کرتے تھے

(۵) شکرِ زب سے آپ کے دست مبارک میں گویا ہوتے، اور کلمہ شہادت پڑھا۔

(۶) آپ کے اشارہ سے چاند کے رنگ بگڑنے لگتے۔ یہ بے نظیر معجزہ ہے جس کی مثال نہیں۔

(۷) جانور از قسم اونٹ۔ گاوہ۔ ہرن آپ سے ہم کلام ہوتے۔

(۸) آپ کے لب و لہجہ میں لگانے سے بیمار تندرست ہوتے اور کوئیں (جو خشک تھے) بالاب پانی سے بھر گئے

(۹) آپ کی انگلیوں سے صاف پانی نکلا

(۱۰) آپ کی دعا سے تھوڑا سا کھانا سینکڑوں ہزاروں اشخاص کے لئے کافی ہوا۔

(۱۱) آپ کے نراق میں خشک لکڑی کا ستون (خانہ) بچوں کی طرح رونے لگا۔

آپ کے جسم سے ایسی قدرتی خوشبو آتی تھی کہ حلقہ گوشت عشاقان



نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہنے سے روکتے تھے۔  
 محسن یوسف، دم عیسیٰ یہ بیضاداری

آنچہ خوبیاں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کی چٹائیں گرایا گیا۔  
 وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ آپ زبردست نکل آئے۔

اسی طرح مکہ کے کافروں نے بہت سے مسلح جوانوں کو جو کہ  
 تلواریں لئے ہوئے تھے۔ آپؐ کے گھر کا محاصرہ کرنے کے لئے  
 مقرر کیا اور یہ پالیٹ کی۔ کہ جب آپؐ گھر سے باہر نکلیں۔ آپؐ کو  
 قتل کر دیا جائے۔ مگر ملاحظہ ہو کہ یہ چاق و چوبند جوان، آگ کی طرح  
 چمکتی ہوئی تلواریں کھڑے تھے۔ اور حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وسلم  
 سورہ یسین کی تلاوت کرنے اور ان کی طرف پھونکیں مانتے ہوئے  
 صحیح سلامت نکل گئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا اڑائے پھرتی تھی۔ اور  
 وہ تخت آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ہی اڑ سکتا تھا۔  
 مگر آپؐ کو براق پر سوار کر کر ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی گئی اور  
 عرش معلیٰ تک پہنچایا گیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے زمانے کے خوب صورت ترین  
 انسان تھے۔ ان حضرت مکی اللہ علیہ وسلم چودھویں کے چاند سے  
 بھی زیادہ خوب صورت تھے۔ چنانچہ ایک صحابی بیان فرماتے

میں کہ ایک رات وہ مسجد نبوی میں گئے۔ رسول کریم سرخ رنگ کا جامہ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ چاند آسمان پر جلوہ نگیں تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں چاند کو دیکھتا تھا اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا تھا۔ تو مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ مبارک چاند سے بھی زیادہ بنور تھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو شاہ مصر نے کئی سال قید میں رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں نے تین سال تک شعب ابو طالب نامی گھالی میں معجزہ تمام عائد ان کے قید رکھا۔

اور آپ اور آپ کے خاندان کا مفاطہ کیا گیا۔ اور ایک عہد نامہ لکھ کر  
کعبہ پر لٹکا دیا گیا۔ جسے کہ اس عہد نامہ کو دیکھنے پر چاٹ کر ختم کر دیا  
اس طرح تین سال گزر گئے۔ پھر آپ اور آپ کا خاندان آنا ہوئے۔

آپ کو خوابوں کی تعبیر بیان کرنے میں کمال حاصل تھا۔ چنانچہ آپ کے اصحاب خواب سناتے آپ فوراً اس کی تعبیر بیان فرمادیتے

حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں کچھ عرصہ رہنا پڑا۔ آنحضرتؐ اور آپؑ کے جاں نثار دوست حضرت ابوبکر صدیقؓ دونوں کو غار ثور میں نین راہیں کاٹنی پڑیں۔ غار کے منہ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے لکڑی نے جلا تین دیا۔ اور ایک کبوتری نے اٹھ سے دس دیئے

کافروں نے بیچ گئے۔ صدیق اکبرؓ کو فکر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا:

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْفَكُمَا كَرْدُ خَدَّائِیْ ہمارے ساتھ ہے

کافر مکہ کی کاہنہ لادیکھ کر کہ وہ اسی طرح قائم ہے۔ وہاں سے چلے گئے۔ اسی واقعہ کے لئے ایک مشہور انگریز مؤرخ لکھتا ہے کہ مکہ کی کافروں کے جانے اور کبوتر کے انڈوں نے دنیا کی تاریخ کو تبدیل کر دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصائے مبارک اڑنا بن گیا۔ اور فرعون کے جمع کردہ جادوگروں کے تمام سوا لگوں کو ہرب کر گیا۔ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفاروں کی ایک صفی بھر کر کافروں کی طرف پھینکی۔ وہ اس وقت کے لئے نابینا ہو گئے۔ قرآن میں آتا ہے۔ جب تم نے کفر میں پھینکیں۔ وہ تم نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یونانی حکماء اور ان کی حکمت کا بہت زور شور تھا۔ اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیماروں کو تندرست کر دینے کی قدرت عطا کی۔ خدا کے حکم سے وہ بیماروں کو شفا یاب کر دیتے تھے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ قدرت عطا کی گئی کہ جب چاہیں۔ خدا کے نام سے مریضوں کو صحت یاب کر دیں۔ قرآن کریم کو بھی اسی لئے شفا کہا گیا کہ اس کی آیات میں شفا رکھی گئی ہے۔ بلکہ سب سے پہلی سورت کا ایک نام سورہ شفا بھی ہے۔

جب آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے دوران غار ثور میں



قیام فرمایا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں کو سانپ نے ڈس لیا۔ آپؐ نے اس مقام پر اپنا لب مبارک لگا دیا۔ وہ پاؤں ٹھیک ہو گیا فتح خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آشوب چشم میں مبتلا تھے آپؐ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لب لگا دیا اور ان کی آنکھوں کا دکھ درد ختم ہو گیا۔ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ آپؐ کے دعا کرنے، پھونک مارنے اور ہاتھ پھیر دینے سے مریضیں تندرست ہو جاتے تھے۔

دوسرا عجاز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ ہے کہ کبھی کبھار مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ اور ایسا وہ خدا کے حکم سے کرتے تھے۔ اپنی مرضی سے اگر وہ مردہ زندہ کر سکتے تو پھر بقول آنا جیل جب انہیں صلیب پر چڑھانے لگے تو انہوں نے "ایلی ایلی لما شیعتنی" (اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) اور موت کا پیالہ پٹانے کو کیوں خداوند تعالیٰ کو پکارا۔ کیوں نہ اپنے آپ کو زندہ رکھ سکے۔ اور صلیب پر بے کسی اور حسرت و پاس میں جان دے دی اگر وہ خدا تھے اور مردہ اپنی مرضی سے زندہ کرتے تھے تو پھر اپنے آپ کو کیوں نہ بچا لیا۔ یہ غور کا مقام ہے۔ ذرا سوچئے تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتاریئے۔ ورنہ پھپھاؤ مے کل کو قیامت کے پرخش ہو گی۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار روحانی مردوں کو زندہ کیا۔ وہ لوگ جو روحانی طور پر ختم ہو چکے تھے۔ اور حیوانوں کی طرح زندگی



بسر کرتے تھے۔ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باورِ راست پر لے آئے  
پھر وہ فرشتہ سیرت بن کر اعلیٰ درجہ کے صحیح ممنوں میں انسان بن گئے۔  
جسائی مردوں کا زندہ کرنا اس کے مقابلہ میں ہیچ ہے جسائی مردوں  
کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بھی زندہ کرتے تھے۔ اس  
سلسلہ میں حضرت عبدالقادر جیلانی کی مثال مشہور ہے۔ انہوں نے  
مردوں کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح کئی اور اولیاء کرام ہوئے ہیں جنہوں  
نے مردوں کو زندہ کیا۔

لوگو! اسلام کو اپنا دے یہ ہے نورِ حیات  
وینِ کامل ہے پی اور یہی راہِ نجات

## نجات محض اسلام میں

اس لئے کہ :-

۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین  
ہونے کا شرف بخشا۔

۲۔ ان کو تمام دنیا اور تمام انسانوں کے لئے نبی مبعوث کیا گیا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر اسلام کو مکمل کر دیا۔ اپنی نعمت کو تمام کر دیا  
نبوت کو ختم کر دیا

۴۔ اللہ کے نزدیک محض اسلام ہی دین قائم رکھا گیا۔ باقی تمام ختم کر دیے  
۵۔ اسلام تمام پیغمبروں اور رسولوں پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے۔

- ۶۔ اسلام نے رنگ نسل اور ملک کی تمیز ختم کر دی۔ انسان کو اصل مقام بخشا۔  
 ۷۔ اسلام کے ذریعے تمام دنیا کے انسانوں کو ایک بھائی چارہ میں منسلک کیا گیا۔ یعنی تمام مسلمان بھائی بھائی ہو گئے۔ رکالے گورے۔ پیلے کی تمیز بلیا میٹ کر دی۔ اس لئے اسلام عالمگیر مذہب قرار پایا۔  
 ۸۔ اسلام دنیا میں مکمل امن و امان، آشتی و صلح کا دعوے دار ہے۔

جارحیت اور فتنہ فساد کا سخت مخالف ہے

- ۹۔ اسلام بھوک اور تنگ کا علاج ہے کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ کسی مسلمان کے پڑوس میں کوئی شخص بھوکا نہ رہے۔  
 ۱۰۔ قیامت کے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام لوگوں کے لئے اللہ کے حضور شفاعت کرنے والے ہوں گے اور کسی نبی کو یہ اختیار نہیں دیا گیا۔

اگر آپ کل عالم میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں اور آخرت میں نجات کے طالب ہیں تو فوراً اسلام کے حلقہ میں شامل ہو جائیں  
 ع: محمدؐ کی یہ محفل ہے اب آئے جس جی چاہے!

**اسلامی مشن سنت ٹکرا ہو**

# تبلیغی کتب

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۴-۰۰	حقیقت قادیانیت	۱۵-۰۰	انجیل پر تباہ
۲-۰۰	اسلام اور کیونترزم	۲-۰۰	الجمہاد فی الاسلام
۲-۰۰	بخت محمدؐ (بائبل کی رو میں)	۲-۰۰	توہید و تثلیث
۶-۰۰	امت مسلمہ	۳-۰۰	ہم مسلمان کیوں ہوئے
۲-۰۰	حضرت مسیحؑ (انجیل کے آئینہ)	۲-۰۰	الوہیت مسیح (ترمیم شدہ)
۲-۰۰	حققت محمدؐ (بائبل کی نظر میں)	۳-۰۰	اسلام کی خصوصیات
۵-۰۰	برنباس (انگریزی)	۲-۰۰	قرآن مجید اور انجیل جدید
۲-۰۰	ہندومت	۶-۰۰	محضور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
۲-۰۰	شان محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم	۳-۰۰	آئینہ حقائق قرآن
۳-۰۰	گرو نانک جی اور سکھ مت	۳-۰۰	سارا کردار قرآن کی روشنی میں
۲-۰۰	ایک انگریز کرنل کا قبول اسلام	۴-۰۰	حقیقت عیسائیت
۲-۰۰	مسلمان بچوں کی نظمیں	۴-۰۰	مبلیغ اعظم
۶-۰۰	عشاقانِ رسولؐ (درویشی)	۶-۰۰	جرم ارتداد
۶-۰۰	ناریخ سکھ مت	۲-۰۰	ناسخ منسوخ
۵-۰۰	بے مثل نبیؐ	۳-۰۰	اعلائے کلمۃ الحق

ملنے کا پتہ :- اسلامی مشن سنٹ نگر لاہور



# اے لوگو!

کیا آپ جانتے ہیں کہ چودہ سو سال پہلے۔ دین مکمل ہو گیا۔  
خداوند تعالیٰ کا آخری پیغام بنی نوع انسان کے نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ذریعے آپ کا آخری پیغام لا اِلهَ اِلاَّ اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ  
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہے

اس کے بعد نہ کوئی خدائی حکم آیا نہ آئندہ آئیگا پیروں اور رسولوں کا سلسلہ بھی باطل  
پہنہ ہو گیا۔ یہ پیغام تمام وقتوں تمام قوموں تمام لوگوں اور غرض تمام دنیا کے نام تھا  
اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا (القرآن)  
اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کیلئے پیغمبر بنا کر بھیجا (الانبیاء)  
برخلاف اس کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیغام صرف بنی اسرائیل کے  
نام تھا۔ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل  
نہ یونا۔ بلکہ بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھولی ہوئی بھڑوں کے پاس جانا (متی ۱۰: ۵)  
”اس سچے جواب میں کہا کہ میں بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھولی ہوئی بھڑوں  
کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا“ (متی: ۱۵: ۲۴)

## خبردار

جس مرد یا عورت نے اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام کو ماننے سے انکار کر دیا  
اسکا ٹھکانا آگ میں ہوگا۔ اور اس پیغام پر ایمان لانا یا لا مسلمان بننے میں جائے گا۔  
مسلمان کا ایمان ضامن امن و امان  
(اسلامی مشن سنٹر نگر لاہور)



# مقامِ مصطفیٰ ادراکِ انسان سے بھی بالا ہے

محمد مصطفیٰ اصل علیٰ محبوبہ نیروان میں  
محمد مصطفیٰ بیانِ تمامِ شانِ رحمت میں  
محمد مصطفیٰ ہی مرکزِ یقائنِ ایمان میں  
وہی جن کی نصیحت کا نشانِ اعطیت لگے انکو اثر  
وہی آشریٰ بعبیدہ جن کی عزتِ شان کا مظہر

جو آئے اس جہاں میں رَحْمۃُ اللعالمین کو  
نظامِ ان کا حِدادِ راکِ انسان سے بھی بالا ہے  
مقامِ ناکِ تو سین انکے قربِ حق کی منزل ہے  
بہا کر تے بیگانے بھی ذاتِ او راہیں جن کو  
وہ اکملت لکم دینکم دینا پہ ہے تکمیل دین جس پر

سرا یا لطفِ رحمت تھے خدا کی شان کے مظہر  
وہی جن کی اطاعت طاعتِ حق عبادت ہے  
وہ جن کی اپنے قلبِ حریف کو زندگی بخشی  
میں اس کے در پہ اسفرِ جرمِ عصیاں لے کر آیا رہوں  
تمنا کے عطا و عفو و احسان لے کر آیا رہوں

میرے آقا سرا دل نور و جذب و سور سے بھرے  
مرے قلبِ نظر کو حکمت و عرفان عطا کر دے

[www.only1or3.com](http://www.only1or3.com)

[www.onlyoneorthree.com](http://www.onlyoneorthree.com)